حضور ﷺ اور بچے

راجا رشید محمود

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بچے

راجا رشید محمود



کتاب : حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بچے

مصنف : راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

سینئر ماہر مضمون، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

مصحح : اختر محمود

صفحات : ۱۱۲

کمپوزنگ : نعت کمپوزنگ سنٹر، لاہور (ہیلو: ۷۴۳۳۶۸۲)

اشاعتِ اول : ۱۹۹۳ء

طابع : حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز، لاہور

قیمت : چالیس (۴۰) روپے

ناشر

اظہر محمود

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون: ۷۴۶۳۶۸۲



حضرت عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما)

کے نام

جنھوں نے بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکم عدولی کر کے

دعائیں لیں

فہرست

- ○۔ جن کی شفاعت کا ذمہ آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے لیا' ۸۹
- ○۔ وہ واحد صحابی جن کا نام حضورؐ پر نازل ہونے والی کتاب میں آیا' ۹۰
- ○۔ جنھیں سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے کئی جنّتوں کی بشارت دی' ۹۰
- ○۔ جن کے اونٹ حضور علیہ التحیۃ والسلام نے اکٹھے کروائے' ۹۰
- ○۔ جو تعمیلِ ارشاد میں باپ کے قتل پر تیار تھے' ۹۱
- ○۔ جنھیں حضورؐ نے کافر لیروں کے تعاقب کی اجازت نہ دی' ۹۱
- ○۔ جس بچے کو حضورؐ نے اختیار دیا کہ ماں یا باپ میں سے' جس کے پاس چاہے' چلا جائے'
- ○۔ جن کی ماں کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے شوہر کی زیادتی سے بچایا' ۹۲
- ○۔ جن کی چڑیا کے مرنے پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اظہارِ ہمدردی فرمایا' ۹۲
- ○۔ جنھیں کم سنی کی وجہ سے جنگ میں شرکت کی اجازت نہ ملی' ۹۳
- ○۔ سرکار علیہ التحیۃ والسلام نے جنھیں مدینہ واپس کر دیا' ۹۴
- ○۔ جن سے حسنِ سلوک کی حضورؐ نے اجازت مرحمت فرمائی' ۹۴
- ○۔ جو کائنات کے مالک و سردار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے مشابہ تھے' ۹۵
- ○۔ جن سے احادیثِ نبوی (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) منقول ہیں' ۹۵



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی بارگاہ میں جلیل القدر صحابۂ کرام بھی نہایت مؤدب ہو کر بیٹھتے تھے۔ انھیں اللہ جل شانہٗ کا حکم یاد تھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا نہ کرو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی صحبت میں اس طرح باادب اور باتمکین بیٹھتے تھے' گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور ہماری ذرا سی حرکت سے وہ اُڑ جائیں گے۔ لیکن حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ اپنے ان باادب رفقا کے ساتھ محبت و شفقت کا برتاؤ فرماتے رہے' ان کی مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور فرماتے اور ان کی خوشیوں میں شرکت فرماتے تھے۔

حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت کا یہ برتاؤ اس وقت بہت زیادہ ہو جاتا جب سامنے کوئی بچہ ہوتا۔ حضور سیدِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بچوں کو پیار کرتے' ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے' ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے' انھیں گود میں بٹھاتے' انھیں اپنی سواری پر سوار فرماتے' ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غرض آقا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا محبت بھرا عمومی سلوک بچوں کے باب میں خصوصی حیثیت اختیار کر جاتا اور واضح ہو جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ان کمسنوں پر نسبتاً زیادہ شفیق' زیادہ مہربان ہیں۔

حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عالمِ اطفال پر زیادہ رحیم نظر آتے ہیں' بچوں سے آپؐ کو بہت زیادہ محبت تھی۔ بچے بھاگے بھاگے آتے اور حضور رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ لپٹ جاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کتنے

ہی ضروری کام کے لیے تشریف لے جا رہے ہوں' تھوڑی دیر رک کر بچوں کو پیار فرماتے۔ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سفر سے لوٹتے تو بچے آپؐ کا استقبال کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوشی کا اظہار فرماتے' رک جاتے اور بچوں کو سواری پر اپنے آگے اور بعض کو اپنے پیچھے بٹھا لیتے۔ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہؓ سے فرماتے' تم بھی ان بچوں کو ساتھ بٹھاؤ۔ بچے خوش ہو جاتے۔ بعد میں آپس میں اس عزت پر مفتخر ہوتے۔ کوئی کہتا' مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے آگے بٹھایا تھا' تجھے تو پیچھے بٹھایا تھا۔ کوئی کہتا' مجھے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سواری پر بٹھایا' تمہیں صحابہ نے اپنی سواری پر جگہ دی تھی۔

بچوں پر شفیق رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ان سے گفتگو فرماتے تو وہ نہایت دلچسپ ہوتی۔ بچوں کو بہلانے کے لیے دل لگی کے فقرے استعمال فرماتے' بچوں کو جمع کر کے انعامی دوڑ رکھواتے کہ ان میں سے کون پہلے آکر آپؐ کو چھوتا ہے۔ سرکار والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خدمت میں موسم کا پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپؐ فرماتے' اے اللہ! ہمارے لیے برکت عطا فرما ------ ہمارے مدینے میں' ------ ہمارے پھلوں میں ------ اور اشیا ناپنے کے ہمارے پیمانوں میں ------ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ پھل اپنی بارگاہ میں حاضر بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو عطا فرما دیتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' مدینہ منورہ کی بچیوں میں سے کوئی بچی بھی آکر آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دستِ اقدس پکڑ لیتی تو آپؐ اس کا ہاتھ نہیں جھٹکتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ جہاں چاہتی' آپ کو لے جاتی۔

عید کے موقع پر لڑکے اور لڑکیوں کا معمول تھا کہ وہ حضور رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے پاس کھڑے ہو کر باجے بجاتے اور مسرت کے گانے گاتے تھے۔

حضور فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو ان کو "السلامُ علیکم" فرماتے' ان کے سر پر ہاتھ رکھتے' ان کے رخساروں کو

اپنے دستِ مبارک سے مس فرماتے اور چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے' اس کا حق ادا کرے' وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

بچوں کے حوالے سے باپ کی شفقت اور ماں کی مامتا مشہور ہے۔ والدین کے دلوں کو قدرت نے اولاد کی محبت کے جذبے سے معمور کر رکھا ہے۔ ماں اور باپ' دونوں اپنے بچے کی پیدائش' پرورش' اور تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے۔ بچے کی ذہنی اور جسمانی نشو و نما کے لیے سوچتے ہیں اور اس کی ترقی کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔ انسان جبلتاً کسی دوسرے کو اپنے سے بہتر نہیں چاہتا۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ وہ وہاں تک بڑھ جائے' جہاں دوسرے نہ جا سکتے ہوں۔ لیکن قدرت نے ماں باپ کے دلوں میں اس معاملے میں بھی اس عجیب تمنا کا بیج بو دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو وہاں دیکھنا چاہتے ہیں جہاں وہ خود نہیں پہنچ سکے۔ اپنی اولاد کو اپنے سے بہتر' اپنے سے زیادہ صاحب مقام دیکھنے کی خواہش ہر انسان کے دل میں رکھ دی گئی ہے۔ لیکن جب حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ اس دنیائے آب و گل میں تشریف لائے تو انسانیت اتنی پستی میں جا گری تھی کہ لوگ اپنی اولاد کو آگے بڑھانے' اپنے آپ سے آگے بڑھتے دیکھنے کے بجائے' ان سے ان کی زندگی تک چھین لیتے تھے۔ جس روح کو اللہ کریم نے انسانی قالب بخشا' اس سے یہ حق چھین لینا اور وہ بھی اس صورت میں کہ وہ خود ان کی بچی ہو' انسانیت سے کتنی گری ہوئی حرکت ہے لیکن عرب اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے یا کنویں میں پھینک آتے تھے یا ذبح کر ڈالتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کے پہلے بنیادی حق کی حفاظت فرمائی' دُختر کُشی کی رسم کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ مسلمان معاشرے میں بچیوں کی عزت و حرمت بحال کرنے کی خاطر اقدامات فرمائے۔ لڑکیوں کے ساتھ محبت اور مہربانی کے سلوک کی طرف زیادہ توجہ دلائی اور فرمایا' جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش اور

کفالت کرے' یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں' وہ شخص قیامت میں میرے ساتھ اس طرح ہو گا جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔ حضور حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کی برکتوں میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اس کے ہاں سب سے پہلے بچی پیدا ہو۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' میرے پاس ایک عورت سوال کرتی ہوئی آئی۔ اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھی تھیں۔ میرے پاس اس وقت ایک چھوہارے کے سوا' کچھ نہ تھا' میں نے وہی دے دیا۔ اس نے اس کے دو حصے کیے اور اپنی لڑکیوں کو دے دیے۔ خود کچھ نہ کھایا اور چلی گئی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس واقعے کا ذکر کیا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو فرد معصوم بچیوں کے سلسلے میں کسی آزمائش میں پڑے اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حق ادا کرے' وہ لڑکیاں اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے' حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' پاک ترین روزی وہ ہے جو تمھاری اپنی کمائی سے حاصل ہو اور تمھاری اولاد کا شمار بھی تمھاری کمائی میں ہے۔

بچیوں کی پیدائش کو اپنے لیے باعثِ ننگ و عار سمجھنے والے معاشرے کو اس ڈگر سے ہٹا کر اولاد سے محبت سکھانے والے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کی پرورش کی اہمیت بھی اپنے ماننے والوں پر واضح کی۔ اولاد کے جینے کا حق تسلیم کرانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی پرورش' رضاعت اور نشو و نما کا حق بھی معاشرے سے منوایا۔ دودھ پلانے کی مدت مقرر فرمائی۔ شیر خوارگی کے زمانے میں ماں کے علاوہ کوئی اور خاتون بچے کو دودھ پلا کر اس کی زندگی کا سہارا بنے تو اسے رضاعی ماں قرار دیا اور اس کی اہمیت کا احساس دلایا۔

ایک بار ایک صحابی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور بچے کو اس سے لینا

چاہا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میرا پیٹ میرے بچے کا ظرف' میری چھاتی اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کا گہوارہ تھا اور اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جب تک تم دوسرا نکاح نہ کر لو' تم اس بچے کی زیادہ مستحق ہو ------ یعنی مطلوب بچے کی بہتری ہے' اور اس کی بہتری اسی میں ہوتی ہے کہ وہ ماں کے سائے سے محروم نہ ہو۔

حضور آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا ماں کی بچے کے ساتھ جبلّی اور فطری محبت کو نماز میں بھی پیشِ نظر رکھتے تھے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حبیبِ خداوندِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا' میں جب نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو لمبا کروں مگر کسی بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو یہ جانتے ہوئے کہ اس کی ماں کو اس کے رونے سے سخت پریشانی ہو گی' میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں ---------- اور' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچوں کے ساتھ محبت و شفقت کے سیکڑوں مظاہر کی موجودگی میں مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ بچے کے رونے سے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پریشان ہو جاتے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' حُسنِ سلوک میں اپنی اولاد کی مدد کرو۔ اس طرح جو بھی چاہے' اپنی اولاد کی نافرمانی کی عادت کو دور کر سکتا ہے۔

بچوں کی پرورش اور ان سے حُسنِ سلوک کے حوالے سے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ارشادات و فرامین کے ذریعے سے اور اپنے عمل و کردار کے زیرِ اثر عرب کے اس جھوٹے وقار کے بخیے بھی ادھیڑ دیے کہ بچے کو گود میں لے کر پیار کرنا وقار کے خلاف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی اولاد کو بھی پیار کیا' دوسرے بچوں کے ساتھ بھی محبت و شفقت کا یہی سلوک مسلسل روا رکھا اور اپنے ماننے والوں' اپنے زیرِ تربیت حضرات کو اسی کی تلقین اور

ہدایت فرمائی۔ حضرت اقرع بن حابسؓ نے جب یہ کہا کہ میرے دس بچے ہیں‘ میں تو انھیں پیار نہیں کرتا تو ایک روایت میں ہے‘ حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے فرمایا کہ اگر محبت کا جذبہ اللہ نے تیرے دل میں پیدا نہیں کیا‘ یا رہنے نہیں دیا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

آج کے ماحول میں بھی دیکھیں تو بعض لوگ بیوی کے انتقال کے بعد نئی بیوی لاتے ہیں تو پہلی بیوی سے ہونے والے بچوں کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ مگر آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے اپنی اولاد کو اپنی نگرانی میں رکھا۔ آج لوگ جس خاتون سے شادی کرنا چاہتے ہوں‘ وہ بچوں والی ہو تو اس سے اول تو شادی ہی نہیں کرتے۔ کر ہی لیتے ہیں تو بچوں کا خیال نہیں رکھتے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی پہلی اولاد کو جو محبت دی‘ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پہلی اولاد سے شفقت کا جو مثالی سلوک فرمایا‘ وہ ملتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہے ------- اور بچوں کے ساتھ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصی محبت و شفقت کا مظہر ہے۔

حضور سید عالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ اولاد زندہ گاڑ بھی نہ دی جائے‘ اس کی پرورش اور نشو و نما کا حق بھی ادا ہو تو ضروری ہے کہ بچوں کو فضائل اخلاق کی تعلیم ہو اور ان کے حسنِ تربیت کا اہتمام ہو۔ ہمارا موجودہ معاشرہ بچوں کو دو عملی کے واضح سبق کی موجودگی میں نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے۔ ہماری کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے اور جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے‘ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن عملی طور پر ہم گھر میں ہوتے اور بچوں سے کہتے ہیں کہ وہ آنے والے پر ہماری گھر میں ناموجودگی کا اعلان کر دے۔ یا ہم خود بچوں کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں اور اسے بُرا نہیں سمجھتے۔ مگر ہمارے آقا و مولا حضور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے ایک خاتون کو جب اپنے بچے سے یہ

کہتے سنا کہ ادھر آؤ‘ میں تمھیں چیز دوں‘ تو فرمایا کہ تم اسے کیا دینا چاہتی ہو۔ انھوں نے عرض کیا‘ میں ایک کھجور دینا چاہتی ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمھارے کھاتے میں ایک جھوٹ کا اندراج ہو جائے گا۔

بچوں کی تربیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہم انھیں دین کی باتیں سکھانے کے لیے اپنا ساتھ مسجد لے جایا کریں۔ ہم یہ کرتے تو ہیں لیکن ہمارے مولوی صاحبان اعلان فرما دیتے ہیں کہ بچے آخری صف میں چلے جائیں۔ ہم اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ ہر بچہ معصوم ہوتا ہے لیکن جب کچھ بچے اکٹھے ہو جائیں تو شیطان بھی وہاں آ موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ جب سب بچے پچھلی صف میں اکٹھے ہوتے ہیں تو نماز میں دل لگانے اور نماز کی اہمیت کا احساس کرنے کے بجائے شرارت کا جذبہ ان میں کارفرما ہو جاتا ہے اور تربیت کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ پھر اگر بچہ چھوٹی عمر کا ہے تو قریب نہ ہونے کی وجہ سے باپ کا دل بھی نماز میں لگنے کے بجائے بچے میں اٹکا ہوتا ہے‘ یوں اس کی نماز بھی غارت ہو جاتی ہے۔ اور‘ اگر بچے نماز میں ہنسیں یا بدتمیزی کرنے لگیں تو سب نمازیوں کا خضوع خشوع عنقا ہو سکتا ہے۔

ایسے میں ہمیں حضور رحمتِ ہر عالم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی امامہؓ کو اٹھائے ہوئے مسجدِ نبوی میں آنا اور فرض نماز انھیں اسی طرح اٹھائے اٹھائے پڑھانا کیوں بھول جاتا ہے۔ پھر فرض نماز میں حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین (رضی اللہ عنھما) کا سجدہ کی حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمر پر سوار ہونا اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدے کو لمبا کر دینا ہمیں کیوں یاد نہیں رہتا۔----------

ہم مسجدوں میں اپنے بچوں کی جس طرح تربیت کر رہے ہیں‘ اس کا مزاج اس تربیت سے بالکل مختلف نظر آتا ہے جو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی۔

آج کل کی مائیں اپنے بچوں کو پروں کے نیچے رکھنا چاہتی ہیں لیکن حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام بچوں سے بے انتہا محبت و شفقت کے ساتھ ساتھ ان کی نشو و نما کے لیے اور مختلف آب و ہوا میں پرورش و تربیت پانے کے لیے انھیں اپنے سے دور کرنے کی تعلیم اپنے عمل کے ذریعے امت کو دیتے ہیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مادرِ محترم سیّدہ آمنہؓ سلام اللہ علیہا نے کم و بیش چار سال کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو طائف کے قریب واقع بنی سعد کے علاقے اشعد میں بھیج دیا تھا۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے بیٹے ابراہیمؓ کو ایک لوہار کی بیوی کو سونپ دیا تھا کہ وہ انھیں اپنا دودھ پلائیں اور پرورش و تربیت میں اپنا حصہ ڈالیں۔

اس سلسلے میں حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاریخ میں پہلی مرتبہ دودھ پلانے والی خواتین کا مقام متعین فرمایا۔ پہلے ایسی خواتین کو محض انعام و اکرام دیا جاتا تھا لیکن سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی کارکردگی کی اہمیت کے پیشِ نظر انھیں ماں کا درجہ دیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیہم حُسنِ سلوک اس کا مظہر ہے۔

پھر آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے بچوں کی بھلائی اور خدمت گاروں کو بھی معاشرے میں اعلیٰ مقام عنایت فرمایا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپؐ کی موروثی کنیز تھیں لیکن آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں ماں کہا کرتے تھے اور ان کی بہت تکریم فرماتے تھے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے بہت سے پیارے پیارے لمحات پیارے پیارے بچوں سے محبت و شفقت کی صورت میں گزرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابۂ کرام کو' اپنی امت کو بھی یہی راہ سجھائی۔ بعض لوگ اپنے بچوں کے ساتھ گھل مل کر بیٹھنا' باتیں کرنا' ان سے پیار محبت کرنا' ان سے کھیلنا' ان سے مذاق کرنا پسند نہیں کرتے ۔۔۔۔۔۔۔ اس طرح بچوں اور بزرگوں

میں فاصلہ قائم ہو جاتا ہے جو مناسب نہیں ہوتا اور بعض صورتوں میں اس کے نتائج بہت تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے اور ان سے ہنستے بولتے بھی تھے اور ان کی ذہنی استعداد کے مطابق باتیں کرتے ہوئے ان کے کردار کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دیتے تھے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مشہور یا بڑے لوگ اپنی اولاد کے لیے وقت نہیں نکال پاتے اور مذہب کے کسی شعبے میں یا سیاست یا معاشرت کے حوالے سے بہت اہم کاموں میں مصروف رہتے ہیں' اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں دے سکتے۔ ان کے لیے بھی میرے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والثنا کا اسوۂ حسنہ رہنما ہونا چاہیے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اہم کام تو قدرت نے کسی کو نہیں سونپا۔ عالمِ انسانیت کی اصلاح ان کی ذمے' تمام جہانوں کی رحمت آپؐ ۔۔۔۔۔ لیکن اس کے باوجود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے محبت و شفقت کے سلوک اور ان کی تربیت کے اہتمام میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔

کچھ آدمی اپنے بعض بچوں کے ساتھ زیادہ محبت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کو اہم نہ جانتے ہوئے کسی ایک یا زیادہ بچوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بھائیوں بھائیوں میں اخوت و محبت کے جذبات قائم نہیں رہتے اور والدین کے بارے میں بھی اولاد کے دل میں گرہ بندھ جاتی ہے۔ اور' اس کا نتیجہ گھر اور خاندان کے حق میں بھی اچھا نہیں ہوتا۔ لیکن آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس معاملے میں بھی عدل کو بہت اہمیت دی۔ ایک صحابی نے عرض کیا' یا رسولُ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! میں نے اپنے ایک لڑکے کو ایک غلام دیا ہے۔ آپ اس پر گواہ ہو جائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے۔ انھوں نے کہا' نہیں۔ تو میرے سرکار صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا' میں ایسے ظالمانہ عطیے پر گواہ نہ بنوں گا۔

زمانہ جاہلیت میں اونچی ناک والے تو بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالتے تھے یا زندہ گاڑ دیتے تھے۔ جو اتنی زیادہ اونچی ناک والے نہ ہوتے' وہ بھی بیٹیوں کو میراث نہ دیتے تھے اور چھوٹے بچوں کو بھی اس وقت تک میراث نہیں دیتے تھے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائیں۔ یہودیوں' ہندوؤں وغیرہ کئی اقوام میں اب تک یہ ہے کہ بڑا لڑکا وارث ہوتا ہے۔ میرے آقا و مولا علیہ السلام والثنا نے ان سب جاہلانہ باتوں کو ختم کر دیا اور بچوں اور بچیوں کو میراث میں شامل فرمایا۔ عیینہؓ بن حصین چند اہلِ عرب کے ہمراہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' سنا ہے' آپ نے ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی وارث بنایا ہے جو نہ گھوڑے پر چڑھ سکتے ہیں' نہ مالِ غنیمت لوٹ سکتے ہیں اور سنا ہے کہ آپ نے لڑکیوں کو بھی وارث بنا دیا ہے جو غیروں کے گھر مال لے جائیں گی۔ میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں قرآنِ پاک پڑھ کر سنا دیا۔

یہ تو عام بچوں سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و شفقت کا' یا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین و ارشادات کا ذکر تھا ------- یتیم کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام اور عمل خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

یتیم کی پرورش و پرداخت میں اس کے والدین کا عمل دخل ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی نگرانی اور تربیت میں والدین کی طرف سے کی جانے والی کاوش نہیں ہوتی۔ بچپن کے زمانے میں پرورش اور تربیت کرنے والے ہستی کا سر سے اٹھ جانا بہت بڑا حادثہ ہے' اس کے پیشِ نظر قرآنِ پاک میں بھی یتیموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے' ان کے حق میں انصاف پر قائم رہنے' ان کے مال کی محض نگرانی یا حفاظت کرنے اور ان پر دباؤ نہ ڈالنے کی الوہی ہدایات موجود ہیں۔ حضور کفیلِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا' میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح نزدیک ہوں

گے۔ آپؐ نے اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ذریعے یہ بات بتائی۔ پھر فرمایا' مسلمانوں کے گھر میں بہتر گھر وہ ہے جس میں ایک یتیم پرورش پاتا ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو۔ اور بدتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ پھر فرمایا' جو شخص تین یتیموں کی پرورش کرے' اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اور صبح اور شام کو اپنی تلوار کھینچ کر جہاد کو جائے۔

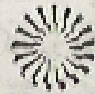
ایک دن حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک بچے کو دیکھا کہ سر پر بھاری بوجھ اٹھائے جا رہا ہے اور بوجھ کے سبب اس کی گردن جھکی جا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کو روکا اور فرمایا' اپنا بوجھ مجھے دے دو' میں تمھارے گھر تک لے چلتا ہوں۔ راستے میں اس سے پوچھا۔ تمھارا باپ کیا کام کرتا ہے۔ اس نے جواب دیا' ایک برس ہوا' مرگیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے فرمایا' تم میرے پاس آ جایا کرو' میں تمھارا بوجھ تمھارے گھر پہنچا دیا کروں گا۔ بچے نے کہا' میری ماں بہت غریب ہے' وہ آپ کو مزدوری نہیں دے سکے گی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' تم اس کی فکر نہ کرو۔ میرا خدا مجھے مزدوری دے گا۔

یوں' حضور سرورِ کائنات سرورِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ نے اپنے عمل کے ذریعے ہمیں تعلیم دی ہے کہ یتیم کا دکھ درد بانٹنے سے' اس کو سہولت پہنچانے سے' اس کا کام کر دینے سے اللہ تعالیٰ ہم پر خوش ہو گا اور ہمیں بہترین صلہ دے گا۔

ہمیں یہ بات ذہن کے بعید ترین گوشے میں بھی نہیں لانی چاہیے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچوں کے ساتھ یہ حُسنِ سلوک' ان کے ساتھ محبت و شفقت کا یہ برتاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنے کی یہ تلقین صرف مسلمان بچوں کے حوالے سے ہے۔ ہر بچہ معصوم ہوتا ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں مسلمان یا کافر کے بچے کی تخصیص روا نہیں رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ چند بچے ایک غزوے میں مارے گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم ہوا تو آپؐ بہت آزردہ خاطر

ہوئے۔ ایک صحابی نے عرض کیا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ تو مشرکین کے بچے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مشرکین کے بچے تم سے بھی بہتر ہیں۔ خبردار! بچوں کو قتل نہ کرو۔ خبردار! بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہر پیدائش اللہ کی فطرت پر ہوتی ہے۔

میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی فطرت پر پیدا ہونے والوں سے محبت کی ہے' ان پر اپنی شفقت کا سایہ رکھا ہے۔ خدا کرے' ہم بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے' بچوں کے حقوق پورے کر سکیں۔



حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے

جنھیں حضورؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہونے کا شرف ملا

- ☆ حضرت تمیمؓ ابنِ غیلان بن سلمہ ثقفی
- ☆ حضرت ابویزید محمدؓ ابنِ خیثم الحاربی
- ☆ حضرت یحییٰؓ ابنِ خلاد بن رافع انصاری
- ☆ حضرت ابویعقوب یوسفؓ ابنِ عبداللہ بن سلام مدنی
- ☆ حضرت حارثؓ ابنِ عمر ہذلی
- ☆ حضرت ابو یحییٰ عبدالرحمانؓ ابنِ حاطب
- ☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ساعدہ بن عائش انصاری اوسی
- ☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عمر حضرمی
- ☆ حضرت عتبہؓ ابنِ ابوسفیان (حضرت معاویہ کے حقیقی بھائی)
- ☆ حضرت قاسمؓ ابنِ محمدؐ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
- ☆ حضرت محمدؓ ابنِ اُبَیّ بن کعب
- ☆ حضرت محمدؓ ابنِ اشعث بن قیس الکندی
- ☆ حضرت محمدؓ ابنِ ثابت بن قیس
- ☆ حضرت ابو یحییٰ ثعلبہؓ ابنِ اُبَیّ بن مالک قرظی (قبیلہ بنی قریظہ کے امام تھے)
- ☆ حضرت زینبؓ بنتِ علی بن ابی طالب (حضرت خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا کی بیٹی)
- ☆ حضرت اسودؓ ابنِ عبس بن اسما (جب بڑے ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے تقرب حاصل کروں۔ اسی وجہ سے ان کا نام مقرب رکھا گیا)

☆ حضرت ولیدؓ ابنِ عبادہ بن صامت

(کعب بن عمرو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آخری ایام میں پیدا ہوئے)

☆ حضرت حماسؓ لیثی

(ان کا ایک گھر مدینہ میں بھی تھا)

☆ حضرت ضحاکؓ ابنِ قیس قریشی فہری

(ان کی والدہ امیمہ بنتِ ربیعہ کنانی ہیں۔ وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سات سال پہلے پیدا ہوئے)

☆ حضرت طفیلؓ ابنِ اُبَی بن کعب انصاری

(ان کی ماں طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھیں۔ سیدنا طفیل کا پیٹ بڑا تھا، حضرت ابن عمرؓ مذاقاً انھیں ابوبطن کہتے تھے۔ یہی ان کا لقب ہوگیا)

☆ حضرت ابوالطفیل عامرؓ ابنِ واثلہ (ان کی پیدائش اُحُد کے سال میں ہوئی۔ ان کی وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنے والوں میں سب کے بعد ۱۱۰ ہجری میں ہوئی)

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ صبیحہ تیمی (واقدی کہتے ہیں، انھوں نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ حج کیا تھا۔ مدینہ میں چھلنی بنانے والوں اور سبزی فروشوں کے پاس ان کا مکان تھا)

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ عویم بن ساعدہ انصاری

(ان سے مروی ہے، جب ہم لوگوں نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے ارادے سے کوچ کر دیا ہے تو ہم لوگ ہر روز ظہر تک انتظار میں کھڑے رہتے تھے)

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ عبید قاری

(حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے)

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ عباس بن عبدالمطلبؓ

(حضرت عبداللہ بن عباس کے بھائی)

☆ حضرت ابو محمد عبدالرحمٰنؓ ابنِ یزید بن جاریہ انصاری

(ان کی والدہ جمیلہ بنتِ ثابت تھیں)

☆ حضرت عبدالرحمانؓ ابنِ محیریز

(ان سے دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھانے کی کیفیت میں حدیث مروی ہے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ جعفر ذوالجناحین

(حضرت علیؓ کے بھتیجے ہیں۔ ان کی والدہ اسما بنتِ عمیس تھیں۔ حبش میں سب سے پہلے مسلمان ہونے والے یہی ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا، یہ دس سال کے تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ حنظلہ (غسیل الملائکہ) انصاری اوسی

(ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ ان کے والد اُحُد میں شہید ہوئے۔ ۱۱ ہجری میں یہ سات برس کے تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ شداد بن اسامہ بن عمرو

(ان کے جد عمرو کا مشہور نام ہاد تھا، اس لیے کہ وہ رات کے وقت مہمانوں کو راہ دکھانے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ سہل بن حنیف انصاری

(ان کی والدہ امیمہ تھیں جو حسان بن دحداح کی زوجیت میں رہ چکی تھیں)

☆ حضرت ابو محمد عبداللہؓ ابنِ عامر بن ربیعہ

(یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے، اس وقت میں بچہ تھا اور کھیل رہا تھا۔ میری والدہ نے کہا، عبداللہ، یہاں آؤ، میں تمھیں چیز دوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ کہا' میں ایک چھوہارا دینا چاہتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اگر تم ایسا نہ کرو گی تو ایک جھوٹ تمہارے ذمے لکھ لیا جائے گا)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عثمان

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی رقیہؓ کے بیٹے' چھ سال کی عمر میں ۴ ہجری میں فوت ہو گئے)

☆ حضرت عبیداللہؓ ابنِ عمر بن خطاب

(انھوں نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تو حضرت عمرؓ نے انھیں دُرّے لگائے کہ حضرت عیسیٰؑ کا کوئی باپ نہ تھا)

☆ حضرت عبیداللہؓ ابنِ عدی بن خیار

(ولید بن عبدالملک کے زمانے میں وفات پائی)

☆ حضرت ابو عاصم عبیدؓ ابنِ عمیر بن قتادہ

(یہ اہلِ مکہ کے قصہ بیان کرنے والوں میں سے تھے)

☆ حضرت علقمہؓ ابنِ وقاص لیثی

(یہ کہتے تھے کہ میں غزوۂ خندق میں اس وفد میں شریک تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تھا)

☆ حضرت عمرانؓ ابنِ طلحہ بن عبیداللہ

(ان کی والدہ حمنہ بنتِ جحش تھیں)

☆ حضرت عمروؓ ابنِ حزابہ بن نعیم

(جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوۂ تبوک سے لوٹے تو یہ دودھ پیتے تھے)

☆ حضرت ابو تمام کثیرؓ ابنِ عباس بن عبدالمطلب

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی' سن ۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ کہتے تھے' حضور علیہ التحیۃ والثنا مجھے' اور عبداللہ و عبیداللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا

ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے' جو بچہ سب سے پہلے میرے پاس پہنچ جائے گا' اس کو فلاں چیز ملے گی)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ جعفر بن ابو طالب

(حبشہ میں پیدا ہونے ہوئے' مدینہ میں آئے تو بچے تھے)

☆ حضرت محمودؓ ابنِ لبید بن رافع انصاری

(مدینہ میں سکونت اختیار کی)

☆ حضرت ابو عبداللہ نعمانؓ ابنِ ثعلبہ انصاری خزرجی

(ان کی والدہ عمرہؓ' حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی بہن تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفاتؐ سے آٹھ سال سات مہینے پہلے پیدا ہوئے۔ بعد از ہجرت یہ پہلے آدمی ہیں' جن کی ولادت انصار میں ہوئی)

☆ حضرت ہرمیؓ ابنِ عبداللہ بن رفاعہ

(غزوۂ تبوک کے موقع پر حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی خدمت میں جو لوگ سواری کے لیے حاضر ہوئے اور خواہش پوری نہ ہونے پر روتے ہوئے واپس ہوئے' ان میں یہ بھی تھے)

☆ حضرت یحییٰؓ ابنِ اسید بن حضیر انصاری

(ان کی عمر ایسی تھی کہ بات کو یاد رکھ سکتے تھے' لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ہے)

جو پیدا ہوتے ہی بارگاہِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا میں لائے گئے

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ابی احمد بن جحش

(یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں)

☆ حضرت ابو عبدالرحمٰن سائبؓ ابنِ ابی لبابہ بن عبدالمنذر

☆ حضرت یحییٰؓ ابنِ خلاد بن رافع انصاری

☆ حضرت ابراہیمؑ ابن محمدؐ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
☆ حضرت مسرعؓ ابن یاسر الجنی
☆ حضرت مریحؓ ابن ناشرہ بن سوید الجنی
☆ حضرت محمدؓ ابن ثابت بن قیس
☆ حضرت علیؓ ابن ابو رافع
☆ حضرت ابو یحیٰی عبداللہؓ ابن ابی طلحہ انصاری
☆ حضرت ابو عبدالرحمٰن سنانؓ ابن سلمہ بن محبق ہذلی
☆ حضرت علی المرتضیٰؓ
☆ حضرت زینبؓ بنتِ علی المرتضیٰؓ
☆ حضرت حسنؓ ابن علی المرتضیٰؓ
☆ حضرت حسینؓ ابن علی المرتضیٰؓ
☆ حضرت فاطمۃ الزہراؓ
☆ حضرت ابوامامہ اسعدؓ ابنِ سہل بن حنیف
☆ حضرت سہلہؓ بنتِ عاصم بن عدی انصاریہ
☆ حضرت ابراہیمؓ ابنِ ابو موسیٰ اشعریؓ (عبداللہ بن قیس)
☆ حضرت محمدؓ ابن ثابت بن قیس
☆ حضرت یُوسُفؓ ابنِ عبداللہ بن سلام
☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ عیسیٰ بن عقیل ثقفی
☆ حضرت ابو سلیمان محمدؓ ابنِ طلحہ بن عبیداللہ قرشی تیمی
☆ حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ بن العوام
☆ حضرت عبداللہؓ ابن حارث بن نوفل
(کنیت ابو محمد یا ابو اسحاق تھی)
☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ زید بن خطاب قریشی

(حضرت عمرؓ کے بھتیجے)
☆ حضرت عبداللہؓ ابن عامر
(ان کی والدہ ام حکیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی تھیں)
☆ حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ
(حضرت خالدؓ بن ولید کے خالہ زاد بھائی)
☆ حضرت محمدؓ بن حاطب بن حارث قرشی جمحی
(یہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعلانِ نبوت کے بعد "محمد" رکھا گیا)
☆ حضرت سلیمانؓ ابن ہاشم بن عتبہ قریشی اموی

جو بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لائے گئے

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عیاش بن ابی ربیعہ
☆ حضرت حمزہؓ بنتِ عبداللہ
☆ حضرت جمرہؓ بنتِ عبداللہ یربوعی
☆ حضرت حشرجؓ
☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ابی حبیبہ
☆ حضرت محمدؓ ابنِ انس بن فضالہ انصاری
☆ حضرت ابنِ ام قیس بنتِ محصن
☆ حضرت سالمؓ ابنِ حرملہ بن زہیر
☆ حضرت محمودؓ ابن ربیع بن سراقہ انصاری
☆ حضرت زینبؓ بنتِ ابو سلمہ
☆ حضرت سائبؓ ابنِ یزید
☆ حضرت قریطؓ ابنِ ابی رمثہ

☆ حضرت قیسؓ ابنِ سکن (ابو زید انصاری)

☆ حضرت عمیرہؓ بنتِ سہل بہ رافع

☆ حضرت انسؓ ابنِ ام سلیم بنتِ ملحان

☆ حضرت حنظلہؓ ابنِ حزیم

☆ حضرت زہرہؓ ابنِ معبد

☆ حضرت سائبؓ ابنِ اقرع ثقفی

☆ حضرت ابو محمد عبداللہؓ ابنِ ثعلبہ

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عبید ہلال

☆ حضرت عمرؓ ابنِ حریث قریشی مخزومی

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ہشام بن عثمان

☆ حضرت قرہؓ ابنِ ایاس

☆ حضرت بشرؓ ابنِ معاویہ

☆ حضرت فرقدؓ عجلی ربعی

☆ حضرت ولیدؓ ابنِ عبادہؓ بن صامت

(والد کی معیت میں اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ صفوان بن قدامہ تمیمی

(ان کے والد اور ان کے بھائی، سب صحابی ہیں)

☆ حضرت ابراہیمؓ ابنِ خلاد بن سوید

☆ حضرت اروئیؓ بنتِ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلبؓ (یحییٰ اور واسع پسران حبان بن منقذ کی والدہ تھیں)

☆ حضرت ابنِ عقبہ بن عامر سلمی انصاری

جنھوں نے بچپن میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی

☆ حضرت حصینؓ ابنِ ام حصینؓ

(ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ اپنی سواری پر تھے اور حصین میری گود میں تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمر (فاروقِ اعظم)

(یہ اپنے والد کے ساتھ بچپن میں مسلمان ہو گئے تھے۔ جب ابھی بن بلوغ کو نہ پہنچے تھے۔ حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ انھوں نے روایت کیا ہے۔ کہا کہ میں اس وقت بچہ تھا مگر جو بات دیکھتا تھا، سمجھ لیتا تھا)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ

(کہتے ہیں، ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ۵ ہجری میں حاضر ہوئے۔ ہم غزوۂ احزاب کے سال قریش کے ساتھ نکلے تھے۔ میں اپنے بھائی فضل کے ساتھ تھا اور ہمارے ساتھ ہمارے غلام ابورافعؓ تھے۔ ابھی ہم عروج تک پہنچے تھے کہ راستے میں ہمارے سوار راستہ بھول گئے۔ جثجاثہ کے راستے سے ہو کر ہم لوگ بنی عمرو بن عوف میں پہنچے اور مدینہ میں داخل ہو گئے۔ ہم لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خندق پر پایا۔ میری عمر اس وقت آٹھ سال تھی اور میرے بھائی کی تیرہ سال کی)

☆ حضرت میمونہؓ بنتِ کردمؓ بن سفیان

(کہتی ہیں کہ میں نے حضور رسولِ خدا علیہ السلام والثنا کو مکہ میں دیکھا۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک درّہ تھا جیسا معلموں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب گئے اور انھوں نے آپؐ کا قدم مبارک پکڑ لیا۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لیے اونٹنی روک لی۔ میمونہ کہتی تھیں، مجھے خوب یاد ہے کہ آپؐ کے پائے مبارک کے بیچ کی انگلی سب انگلیوں سے بڑی تھی)

☆ حضرت کعبؓ ابنِ سلیم قرظی ثم اوسی

(یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے تھے جو نابالغ ہونے کے باعث قتل نہ کیے گئے)

☆ حضرت قیسؓ ابنِ ابی حازم
(کہتے ہیں کہ میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا۔ اس وقت حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ جب میں مسجد سے نکلا تو مجھ سے والد نے کہا، اے
قیس! رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہی تھے۔ اس وقت میری عمر سات آٹھ
برس کی تھی)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ عبداللہؓ بن سلام حارث اسرائیلی
(حضرت یُوسُف علیہ السلام کی اولاد سے تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ابی لیلیٰ انصاری
(کہتے ہیں کہ میں انصار کے چند لڑکوں کے ساتھ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
سے اس وقت ملا جب آپؐ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ اس وقت میری عمر پانچ
سال کی تھی۔ اب وہ کیفیت میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ اونچے ٹیلے پر
چڑھ کر اونٹ پر سوار ہوئے تھے اور لوگ آپؐ کے گرداگرد تھے۔ جب حضور صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا تو میں سمجھ دار ہو چلا تھا۔ لوگوں کو دیکھا، وہ اپنے سروں
پر اور کپڑوں پر مٹی ڈالے ہوئے تھے۔ ان کے رونے کو دیکھ کر میں بھی رو رہا تھا)

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ عائذ

☆ حضرت ابوہراس زیادؓ باہلی
(کہتے ہیں، میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ میں اپنے والد کے
پیچھے اونٹ پر سوار تھا اور بہت کم سن تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے ناقہ عضبا پر
سوار بقر عید کے دن لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے)

☆ حضرت ابراہیمؓ ابنِ عبدالرحمٰن بن عوف زہری
(ان کی والدہ ام کلثوم بنتِ عقبہ بن ابی معیط ہیں۔ ان کی ولادت ہجرت سے ایک سال
پہلے ثابت ہوتی ہے۔ حُمید ان کے سگے بھائی تھے)

جن کی ولادت کی خبر دینے والے کو حضورؐ نے انعام عطا فرمایا

☆ ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے فرزند ابراہیمؑ تولد ہوئے تو دایہ کی خدمت حضرت سلمیٰ (خادمۂ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم) نے انجام دی۔ ان کے شوہر حضرت ابورافعؓ (حضور حبیبِ کبریا علیہ
الصلوٰۃ والثنا کے آزاد کردہ غلام) نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت ابراہیمؑ
کی ولادت کا مُژدہ سنایا تو آپؐ نے انھیں ایک غلام عطا کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن کا نام رکھا

☆ حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ
(سوادہ بنتِ مسرح کندیہ کہتی ہیں کہ حضرت حسنؓ پیدا ہوئے تو میں نے انھیں ایک
زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ دیا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زرد رنگ
کا کپڑا اتار کر انھیں سفید کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر حضرت علیؓ کو بلوایا اور پوچھا، کیا
نام تجویز کیا ہے؟ انھوں نے کہا، جعفر (ایک روایت میں ہے کہ حرب نام رکھا تھا)
فرمایا، نہیں اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد آنے والے کا نام حسین ہو گا۔ اور
تمھاری کنیت ابوالحسن والحسین ہو گی)

☆ حضرت مریحؓ ابنِ ناشرہ بن سوید الجہنی
(کہتے ہیں کہ حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ نے میرے والد ناشرہ کو کسی جنگی
مہم پر روانہ فرمایا۔ اس اثنا میں میری ولادت ہو گئی تو مجھے میری والدہ اٹھا کر حضور
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ میری والدہ نے عرض کیا، یا
رسولُ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) بچے کا نام تجویز فرما دیجیے۔ ارشاد ہوا، چونکہ اس
نے داخلہ اسلام میں جلدی کی ہے، اس لیے اس کا نام مریح ہو گا)

☆ حضرت مسرعؓ ابنِ یاسر الجہنی
(یہ نام اس لیے رکھا کہ انھوں نے آنے میں جلدی کی تھی)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ ثابت بن قیس

(ان کی ماں نے قسم کھائی کہ انھیں دودھ نہیں پلائے گی۔ ان کے والد انھیں لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اسے میرے قریب لاؤ۔ پھر آپؐ نے ان کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا' "محمد" نام رکھا' کھجور کی گھٹی دی اور فرمایا' اسے لے جاؤ' اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔ ادھر ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ وہ ثابت بن قیس کے بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ چنانچہ انھیں تلاش کرتی ہوئی ان کے گھر پہنچ گئی اور بچے کے دودھ کا انتظام ہو گیا)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ابی طلحہ زید بن سہل انصاری

(انس بن مالک کی اور ان کی ماں ام سلیمؓ بنتِ ملحان ہیں)

☆ حضرت علیؓ ابنِ ابورافعؓ

☆ حضرت سنانؓ ابنِ سلمہ بن محبق

(جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے والد نے کہا کہ سنان جس سے میں خدا کی راہ میں جہاد کروں' مجھے اس لڑکے سے زیادہ پیاری ہے۔ اس لیے سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام سنان رکھا۔ یہ جوانمرد اور بہادر تھے)

☆ حضرت زینبؓ بنتِ علی المرتضیٰؓ

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے سے چھ سال پہلے علی و فاطمہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں موجود نہیں تھے۔ تین دن بعد تشریف لائے تو بچی کو گود میں لیا' نام تجویز فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ "یہ ہم شبیہ خدیجہؓ ہے"۔)

☆ حضرت یحییٰؓ ابنِ خلاد بن رافع انصاری

(حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' میں اس کا وہ نام تجویز کرتا ہوں جو حضرت یحییٰؑ کے بعد اور کسی نے نہیں رکھا)

☆ حضرت سلمیٰؓ بنتِ عاصم بن عدی

(غزوۂ خیبر کے موقع پر پیدا ہوئیں)

☆ حضرت موسیٰؓ و حضرت عمرانؓ

(حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کے بیٹے۔ ان کی والدہ حمنہؓ بنت جحش تھیں۔)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ابی احمد بن جحش

(یہ اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں)

☆ حضرت یوسفؓ ابنِ عبداللہ بن سلام

☆ حضرت اسعدؓ ابنِ سہل بن حنیف

(حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے نانا حضرت اسعدؓ بن زُرارہ کے نام پر ان کا نام رکھا)

☆ حضرت ابراہیمؓ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے صاحبزادے)

(یہ حضرت ابو موسیٰؓ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے)

جن کا نام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبدیل فرمادیا

☆ حضرت زینبؓ بنتِ ابوسلمہؓ

(حضرت ام سلمہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو حضرت زینب شیرخوار تھیں۔ ان کا نام پہلے برہ تھا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زینب رکھا)

☆ حضرت ابوالولید عتبہؓ ابنِ عبد سلمی

(کہتے ہیں کہ رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے مجھے ایک مرتبہ بلایا۔ میں بہت کم سن تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ عتلہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں' تمھارا نام عتبہ ہے)

☆ حضرت عبدالرحمانؓ ابنِ عیسیٰ بن عقیل ثقفی

(عیسیٰ بن عقیل جو ابنِ معقل مشہور ہیں' کہتے ہیں کہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس ایک لڑکے کو لے کر گیا' جس کا نام حازم تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا)

☆ حضرت عبدالرحمانؓ ابنِ ابی سبرہ
(خیثمہ بن عبدالرحمان کہتے ہیں' میرے والد اپنا دادا کے ساتھ حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بیٹے کا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا' عزیز۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' ان کا نام عزیز نہیں بلکہ عبدالرحمٰن رکھو۔ اور فرمایا' عبدالرحمٰن' عبداللہ اور حارث بہت اچھے نام ہیں)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ صفوان بن قدامہ تمیمی
(یہ' ان کے والد اور ان کے بھائی' سب صحابی ہیں۔ جب یہ اپنے والد کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے نام عبدالعزیٰ تھا' حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبدیل فرما دیا)

آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے نام کی توثیق فرمائی

☆ حضرت محمدؓ ابنِ عمرو بن حزم الانصاری کی پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پردہ فرمانے سے دو سال پہلے ہوئی۔ والدہ نے "محمد" نام رکھا اور ابوسلیمان کنیت رکھی اور آپؐ کو اطلاع دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نام تو وہی رہنے دیا' کنیت تبدیل فرما دی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن کا نام اللہ کے کہنے پر رکھا

☆ "شرف النبیؐ" میں ہے۔ حضرت جابرؓ ابنِ عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نام رکھیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ نام رکھے گا۔ حضرت جبرائیلؑ آئے تو کہا کہ ہارونؑ کے بیٹے کے نام پر "شبر" نام رکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' میری زبان تو عربی ہے۔ جبرئیلؑ کہنے لگے' اس کا نام حسن رکھیں۔ اس کے بعد جو پیدا ہوں' ان کا نام حسینؓ رکھیں)

حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کا نام اپنے نام پر رکھا

☆ حضرت محمدؓ ابنِ طلحہ بن عبیداللہ قرشی تیمی
(ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ ان کی والدہ ام المؤمنین حضرت زینبؓ بنتِ جحش کی ہمشیرہ حمنہؓ تھیں)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ ثابت بن قیس

☆ حضرت محمدؓ ابنِ انس بن فضالہ انصاری ظفری
(ان کے والد اور دادا' دونوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی)

حضور سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن کی کنیت رکھی

☆ حضرت حسنؓ ابنِ علی
(نام حسن اور کنیت ابو محمد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی)

☆ حضرت اسعدؓ ابنِ سہل بن حنیف
(حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا نام اسعد اور کنیت ابو امامہ ان کے نانا کے نام اور کنیت پر رکھی۔ ان کے نانا حضرت اسعدؓ بن زرارہ یثرب کے پہلے مسلمان تھے)

حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے جن کی کنیت تبدیل فرما دی

☆ حضرت محمدؓ ابنِ عمرو بن حزم الانصاری کی پیدائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پردہ فرمانے سے دو سال پہلے ہوئی۔ والدہ نے محمد نام اور ابوسلیمان کنیت رکھی اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اطلاع دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نام تو وہی رہنے دیا لیکن کنیت بدل کر ابو عبدالمالک کر دی۔

جن بچوں کو حضور آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے گھٹی دی

بعض صحابہء کرام سب سے پہلے اپنے بچے کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی خدمت میں لے جاتے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بچے کو گود میں لے کر چھوہارا وغیرہ چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیتے تھے' اس کو تحنیک کہتے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہؓ ابن ابی طلحہ زید بن سہل انصاری

(ان کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی تھے۔ ان دونوں کی ماں ام سلیمؓ بنتِ ملحان تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھوہاروں کو چبایا' اپنے منہ مبارک سے نکال کر ان کے تالو میں لگا دیا)

☆ حضرت ابراہیمؓ ابن عبداللہ بن قیس

(عبداللہ بن قیس حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا نام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بیٹے کے منہ میں کھجور چبا کے ڈالی)

☆ حضرت عبداللہؓ ابن زبیر بن عوام۔ قریشی اسدی

(ان کی والدہ حضرت اسما بنتِ ابوبکر ہیں۔ ان کی دادی حضرت صفیہؓ حضور علیہ السلام والثنا کی پھوپھی ہیں۔ ام المؤمنین حضرت خدیجۃؓ الکبریٰ' ان کے باپ زبیر بن عوام کی پھوپھی تھیں اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ان کی خالہ تھیں۔ حضور رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے کھجور کو اپنے دہنِ مبارک میں چبا کر ان کے تالو سے لگایا۔ "اُسد الغابہ" میں ہے' اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا۔ "زہیر الصحابیات" میں یہ الفاظ تحریر ہیں "حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے گھٹی میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا لعاب مبارک پیا تھا"۔ "شرف النبیؐ" میں ہے۔ "حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی انگلی سے تین بار شہد عبداللہ کو چکھایا' بعض دوسرے بچوں کے منہ میں کھجوروں کے ٹکڑے ڈالے"۔ لیکن کھجور کے ذریعے تحنیک کی روایت درست ہے۔)

☆ حضرت محمدؓ ابن ثابت بن قیس

(حضورِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی گھٹی دی اور فرمایا' اسے لے جاؤ' خدا تعالیٰ اس کا رازق ہے)

☆ حضرت یحییٰؓ ابن خلاد انصاری

☆ حضرت عبدالرحمانؓ ابن زید بن خطاب

(حضرت عمرؓ کے بھتیجے ہیں۔ ان کی والدہ لبابہ بنتِ ابی لبابہ ہیں۔ ابولبابہؓ انھیں لے کر حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' یہ تمھارا کون ہے؟ عرض کیا' میرا نواسہ ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اس سے چھوٹا بچہ میں نے نہیں دیکھا' اور چھوہارا چبا کر ان کے منہ میں ڈالا)

☆ حضرت ابوامامہ اسعدؓ ابن سہل

☆ حضرت عبداللہؓ ابن حارث بن نوفل

(کنیت ابو محمد یا ابو اسحاق تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحنیک فرمائی)

جن کے کان میں سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان دی

☆ حضرت حسینؓ ابن علی

(کنیت ابو عبداللہ تھی۔ سینے سے لے کر نیچے تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ تھے۔ ان کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولادت کے بعد ان کے کان میں اذان پڑھی)

جن کے منہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعابِ دہن ڈالا

☆ حضرت عبداللہؓ ابن زبیر بن عوام

(ابنِ اثیر لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا)

☆ حضرت عبداللہؓ ابن عباس

(حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا نے حضرت عبداللہؓ بن عباس کو بلایا جو بہت چھوٹے تھے اور اس زمانے میں زمین پر ہاتھوں کے بل چلتے تھے۔ آپؐ نے ان کے سر

پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور ان کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عامر بن کریز

(حضرت عثمانؓ کے ماموں کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ ام حکیم بیضا بنتِ عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں لائے گئے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہے۔ عبداللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لعابِ دہن نگل لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' اس لڑکے کو پانی بہت ملے گا۔ چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے' پانی نکل آتا تھا)

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ ابنِ ابی طالب

(حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی پرورش کی۔ پیدا ہوتے ہی دودھ کے بجائے لعابِ دہن رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سیراب ہوئے۔)

☆ حضرت حسنؓ ابنِ علی المرتضیٰ

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں زرد رنگ کے کپڑے سے نکال کر سفید کپڑے میں لپیٹا اور ان کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ حاطب بن حارث

(پہلے آدمی ہیں جن کا نام بعد از بعثت "محمد" رکھا گیا)

☆ حضرت زینبؓ بنتِ علی و فاطمہؓ

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دہنِ مبارک میں کھجور چبائی اور لعابِ مبارک ان کے منہ میں ڈالا جب یہ تین دن کی تھیں)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ ثابت بن قیس بن شماس

جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ دہن ملے پانی کا گھونٹ لیا

☆ حضرت محمودؓ بن ربیعؓ بن سراقہ انصاری خزرجی کا شمار اہلِ مدینہ میں ہوتا ہے۔

ایک بار حضور سیدُ الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ایک ڈول میں ملا کر اسے کنوئیں میں انڈیلا تھا۔ حضرت محمودؓ نے گھونٹ بھر پانی اس ڈول سے اپنے لیے علیحدہ کر لیا۔ اس وقت ان کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی۔

جن پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لعابِ دہن ڈالا

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عیاش بن ابی ربیعہ کی کنیت ابوالحارث تھی۔ ان کی ماں ام جلاس نے ان کی بیماری کا حال حضور محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا سے عرض کیا تو آپ نے انھیں لیا' کچھ پڑھ کر پھونکا اور کچھ لعابِ دہن بھی ان پر ڈالا۔

جن کے ہاتھوں پر میرے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لعابِ دہن لگایا

☆ حضرت محمدؓ بن حاطب بن حارث حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ ام جمیل فاطمہ حبشہ سے چلیں تو راستے میں محمدؓ پر گر پڑیں۔ اس سے ان کا ہاتھ کام نہیں کرتا تھا۔ مدینۂ مکرمہ میں پہنچ کر انھیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے گئیں تو آقا و مولا سرورِ موجودات علیہ السلام و الصلوٰۃ نے ان کے منہ میں بھی اپنا لعابِ دہن ڈالا اور ان کے ہاتھ پر بھی لگایا جس سے ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔

جنھیں حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے گود میں اٹھایا

☆ حضرت علیؓ ابنِ ابی طالب

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ زبیر

☆ حضرت حسینؓ ابنِ علی

(انھیں حضرت عباس کی بیوی حضرت ام فضل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں لائیں)

☆ حضرت زینبؓ بنتِ علی

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عتبہ بن مسعود

(بدلی حجازی ہیں۔ پانچ چھ سال کے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں اپنی گود میں بٹھالیا)

☆ حضرت سلیمانؓ ابنِ ہاشم بن عتبہ قریشی اموی

☆ حضرت حمزہؓ بنتِ ابو حمزہ عبداللہ

☆ حضرت حشرجؓ

☆ حضرت حمزہؓ بنتِ عبداللہ تمیمیہ بروعیہ

☆ حضرت یُوسُفؓ ابنِ عبداللہ بن سلام (کنیت ابو یعقوب)

جنھیں سیدِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے گود میں اٹھا کر نماز ادا فرمائی

☆ حضرت زینبؓ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی امامہؓ سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت محبت تھی۔ بخاری شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں امامہ کو کندھے پر چڑھائے ہوئے تشریف لائے اور اسی حالت میں نماز پڑھائی۔ جب رکوع میں جاتے تو ان کو اتار دیتے۔ جب پھر قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔ اسی طرح پوری نماز ادا فرمائی۔ (سیدہ امامہؓ کے والد لقیطؓ ابن ربیع تھے جن کی والدہ ہالہ بنتِ خویلد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی بہن تھیں)

جو سجدے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمر پر سوار ہو جاتے

☆ حضرت شداد ابن الہاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید و سردارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظہر یا عصر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز میں تشریف لائے اور اپنے دونوں نواسوں میں سے ایک کو لیے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے آگے بڑھ کر اپنے نواسے کو داہنے قدم کے پاس بٹھا کر نماز کی نیت باندھی اور اثناءِ نماز میں ایک سجدے کو بہت طول دیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدے میں پڑے ہیں اور لڑکا آپ کی پیٹھ پر ہے۔ میں پھر سجدے میں چلا گیا۔ پھر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز پڑھ چکے تو لوگوں نے عرض کی، یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک

وسلم) آپ نے ایک سجدہ اس قدر دراز کیا کہ ہمیں کسی نئی بات کے پیدا ہونے کا یا وحی کے نزول کا گمان ہونے لگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میرا بچہ مجھ پر سوار ہو گیا تھا اس لیے میں نے جلدی کرنے کو ناپسند کیا۔

☆ حضرت امامہؓ بنتِ زینب بنتِ رسولِ کریم (علیہ التحیۃ والتسلیم) کے بارے میں حدیث کی کتابوں میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز میں سجدہ فرماتے تو یہ کمر پر سوار ہو جاتیں۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کندھوں پر سوار ہوئے

☆ حضرت سیدنا امام حسینؓ نے سواریٔ شُتر کی خواہش کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں کاندھوں پر اٹھا لیا اور حجرے کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک لے گئے۔ اس دوران امام حسینؓ نے کہا کہ اونٹ کی تو مہار ہوتی ہے، اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گیسو مبارک ان کے ہاتھ میں دے دیے۔ اس حالت میں حضرت عمرؓ حاضر ہوئے اور حسینؓ سے فرمایا، تمھیں سواری خوب ملی ہے۔ حضور نبیِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا، سوار بھی تو خوب ہے۔

گود کے جس بچے نے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں

☆ حضرت معرضؓ بن معیقیب یمامی کہتے ہیں، میں حجۃ الوداع میں شامل تھا۔ مکہ کے ایک مکان میں داخل ہوا کہ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود تھے۔ آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس سے عجیب تر جو چیز مشاہدے میں آئی، وہ یہ تھی کہ اہلِ یمامہ کا ایک آدمی ایک بچے کو کپڑے میں لپیٹے ہوئے لایا۔ حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے سے دریافت کیا، کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ بچے نے کہا، آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، تو نے درست کہا، اللہ تجھے برکت دے۔ اس کے بعد وہ بچہ جوانی تک خاموش رہا۔

جنھوں نے سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا

☆ حضرت حسنؓ یا سیدنا حسینؓ کو اٹھائے ہوئے حضرت ام فضلؓ (زوجۂ حضرت عباسؓ) حضور محسنِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی خدمت میں لائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں گود میں اٹھا رکھا تھا کہ انھوں نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ام فضل صاحبزادے کو جھڑکنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' تم نے میرے بچے کو خواہ مخواہ جھڑکا۔ نیز فرمایا' لڑکی کا پیشاب دھو دینا چاہیے' لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔

☆ حضرت سلیمانؓ ابنِ ہاشم بن عتبہ (قریشی اموی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود میں دیے گئے تو انھوں نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک پیالے میں پانی لائے اور جہاں انھوں نے پیشاب کیا تھا' وہاں ڈال دیا۔

☆ حضرت ام قیسؓ بنتِ محصن حضرت عکاشہؓ کی بہن تھیں۔ اپنے بیٹے کو جو ابھی روٹی نہیں کھاتا تھا' ساتھ لے کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ بچے نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپؐ نے پانی طلب فرمایا اور کپڑے پر پانی چھڑکا۔

☆ "شرف النبی" میں ہے کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو' میری ماں نے آپ کی خدمت میں سلام بھیجا ہے اور کہا ہے کہ مجھے کپڑا دیں جس سے میں کُرتا بنا سکوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' میرے پاس تو اس وقت کوئی کپڑا نہیں ہے جو دے سکوں۔ بچے نے کہا' آپ اپنی چادر ہی عنایت فرما دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چادر بچے کو دے دی۔ وہ لے کر ماں کے پاس چلا گیا تو ماں دوسرے بچے کو جو ابھی گودی میں تھا' اٹھا لائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچے کو گود میں اٹھا لیا تو اس نے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ماں چلّا کر آگے دوڑی کہ یہ بے ادبی ہے لیکن آپؐ نے فرمایا' اسے پیشاب کر لینے دو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر جا کر کپڑے دھو لیے۔

جنھیں حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا نے چوما

☆ حضرت علیؓ قلابازیاں کھا کر حضور رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی گود میں جا گرتے۔ اس پر سب ہنستے اور خوش ہوتے۔ حضرت علیؓ کی عمر اس وقت غالباً تین سال ہو گی۔ حضور رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) بھی اس ہنسی خوشی میں شامل تھے۔ ہر چھلانگ کے بعد حضرت علیؓ اپنا منہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آگے کرتے اور آپؐ علیؓ کا بوسہ لے لیتے۔

☆ حضراتِ حسنینؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیکڑوں بار چُوما ہو گا لیکن مختلف کتابوں میں بعض واقعات درج ملتے ہیں۔ مثلاً حضرت واثلہؓ بن اسقع کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ام سلمہؓ کے مکان پر گیا۔ اتنے میں حضرت حسنؓ آئے۔ انھیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے داہنے زانو پر بٹھا لیا اور پیار کیا۔ پھر حضرت حسینؓ آئے تو انھیں آپؐ نے اپنے بائیں زانو پر بٹھا لیا اور پیار کیا۔

حضرت ام الفضل حضرت امام حسینؓ کو ساتھ لائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں گود میں لے لیا اور پیار کرنے لگے۔

"شرف النبی" میں ہے کہ ایک دن حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوسرے بچوں کے ساتھ گلی میں کھیل رہے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے آپ کو پکڑنا چاہا۔ وہ اِدھر اُدھر بھاگتے رہے۔ آخر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے انھیں پکڑ لیا۔ ایک ہاتھ سر پر رکھا' ایک ٹھوڑی کے نیچے۔۔۔۔ اور منہ چوم لیا۔

ترمذی اور ابوداؤد میں ہے کہ حضور باعثِ ظہورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے ایک بار حضرت حسن یا حضرت حسین کو چوما۔ اقرعؓ بن حابس وہاں موجود تھے۔ کہنے لگے' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) میرے دس بچے ہیں۔ میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' جو دوسروں سے

پیار نہیں کرتا' اس سے پیار نہیں کیا جاتا۔

حضور رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے جن کی پیشانی چومی

☆ حضرت جعفر طیارؓ ابنِ ابی طالب شہید ہو گئے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر گئے۔ حضرت اسماء بنتِ عمیس سے فرمایا کہ بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت اسماء نے بچوں کو خدمت اقدس میں پیش کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت غم و اندوہ کی حالت میں بچوں کو گلے سے لگایا اور ان کی پیشانیاں چومیں۔

☆ حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ فرمانے کا وقت قریب تھا تو آپؐ نے سیدہ فاطمہؓ کے بچوں کو بلایا۔ حضرت زینبؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک پر اپنا سر رکھ کر سسکیاں لینے لگیں۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی پیشانی چومی۔

حضور رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے پیٹ کو بوسہ دیا

☆ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیار سے حضرت حسنؓ کے پیٹ کو بوسہ دے رہے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کے منہ میں اپنی زبان ڈالتے تھے

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے ایک بار رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یا رسولؐ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) یہ کیا بات ہے کہ آپ جب فاطمہؓ کو چومتے ہیں تو اپنی زبان اس کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا' میں جس وقت فاطمہ کو بوسہ دیتا ہوں تو مجھے بہشت کی آرزو ہوتی ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پرورش حضور رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کی۔ پیدا ہوتے ہی گود میں لیا اور منہ میں زبان دی۔

جنھیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے موجود لوگوں میں محبوب ترین فرمایا

حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی خدمت میں ہدیے کی کچھ چیزیں آئیں جن میں ایک ہار بھی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' میں یہ ہار اپنی محبوب ترین شخصیت کو دوں گا' اور یہ ہار امامہؓ بنتِ ابوالعاص بن ربیع (حضرت زینبؓ کی بیٹی' حضورؐ کی نواسی) کے گلے میں ڈال دیا۔

جنھیں سیّد و سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جُوٹھا پانی پینے کی سعادت ملی

☆ حضرت عبداللہؓ ابن ابی حبیبہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور مُطاعِ اہلِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ قبا میں تشریف لائے۔ ہم وہاں موجود تھے۔ میں لڑکا تھا' قریب آ کر آپؐ کی دائیں جانب بیٹھ گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانی منگوا کر نوش فرمایا۔ پھر وہ پانی آپؐ نے مجھے عنایت فرمایا۔ اس پانی کو میں نے بھی پیا۔

جنھوں نے حضور ممدوحِ انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے وضو کا پانی پیا

☆ حضرت سائبؓ ابن یزید کی خالہ انھیں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور علیہ السلام والصلوٰۃ نے وضو فرمایا تو سائب نے وضو کا پانی پیا۔

جن پر میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی چھڑکتے تھے

☆ حضرت ام سلمہؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آئیں تو ان کی بیٹی حضرت زینب بنتِ ابی سلمہ شیر خوار تھیں۔ پیروں چلنے لگیں تو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتیں' آپ ان پر پانی چھڑکتے تھے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ اس کی یہ برکت تھی کہ بڑھاپے تک ان کے چہرے پر شباب کا آب و رنگ باقی رہا (ان کا نام پہلے برہ تھے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رکھا)

جنھیں حضور ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پلایا

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ ابنِ ابی طالب فرماتے ہیں، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ایک رات ہمیں ملنے کو آئے۔ ہمارے پاس رات رہے۔ ہمارے پاس ہی سوئے۔ حضرت حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) سو رہے تھے۔ رات کو حسن نے پانی مانگا۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) خود اٹھے۔ مشکیزے سے پانی کا پیالہ لیا اور حسن کو پلانا چاہا کہ حضرت حسین نے ہاتھ بڑھا کر پیالہ لینا چاہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرماتے ہوئے کہا، یہ تو حسن نے مانگا تھا اور حسن کو پہلے پانی پلایا۔

جن کے منہ پر حضور سیّدِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کلّی فرماتے

☆ حضرت محمودؓ بن الربیع پانچ برس کے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہنسی میں ان کے منہ پر پانی سے کلی فرماتے۔

جنھوں نے سرکارؐ کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے طہارت کی

☆ حضرت سالمؓ ابنِ حرملہ بن زہیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں وفد آئے (یہ اس وقت کم سن قریب بہ بلوغ تھے) انھوں نے رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے طہارت کے بچے ہوئے پانی سے طہارت کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں دعائے خیر دی۔

جن کے منہ میں آقا حضور علیہ التحیۃ والتسلیم نے انگلی ڈالی

☆ حضرت ابو عمرو رشیدؓ ابنِ مالک سعدی تیمی کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں تھے۔ ایک شخص ایک برتن میں صدقے کی کھجوریں لایا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اُس زمانے میں کمسن تھے۔ انھوں نے ایک کھجور اپنے منہ میں رکھ لی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال لی اور فرمایا

کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن کے سر پر ہاتھ پھیرا

☆ حضرت عبداللہؓ بن ہشام (ان کی والدہ کا نام زینب بنتِ حُمَید تھا)
☆ حضرت عطاؓ بن سائب اقرع (ان کی والدہ ملیکہ عطر بیچا کرتی تھیں)
☆ حضرت انسؓ بن مالک
☆ حضرت بشرؓ بن معاویہ بن ثور
☆ حضرت زہرہؓ ابنِ معبد (ان کی والدہ ام زہرہؓ تھیں)
☆ حضرت سعدؓ ابنِ حبتہ (حبتہ ان کی والدہ تھیں۔ والد کا نام بجیر تھا۔ یہ قاضی ابو یوسف کے دادا ہیں)
☆ حضرت قرہؓ ابنِ ایاس
☆ حضرت حمزہ بنتِ عبداللہ (عبداللہ ابنِ حمزہ کی کنیت سے مشہور ہیں)
☆ حضرت قرظؓ ابنِ ابی رمث
☆ حضرت محمدؓ ابنِ انس
☆ حضرت بشرؓ ابنِ عقربہ جہنی
☆ حضرت عبداللہ ابنِ عتبہ بن مسعود (ہذلی حجازی)
☆ حضرت خشیف ابنِ حارث کندی (ثمالی ازدی ہیں۔ کنیت ابو اسما ہے)
☆ حضرت مسرعؓ بن یاسر جہنی
☆ حضرت حشرجؓ
☆ حضرت عبداللہؓ بن ثعلبہ (کنیت ابو محمد تھی)
☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عباس
☆ حضرت یوسفؓ ابنِ عبداللہ بن سلام (کنیت ابو یعقوب)
☆ حضرت محمدؓ بن حاطب بن حارث قرشی جمحی

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ بسر مازنی (کنیت ابو بسر یا ابو صفوان)

☆ حضرت زینبؓ بنتِ علی و فاطمہ

☆ حضرت سائبؓ ابنِ اقرع ثقفی

☆ حضرت رافعؓ ابنِ عمرو بن مجدع

☆ حضرت عمروؓ ابنِ حریث قریشی مخزومی (کنیت ابو سعید)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ طلحہ بن عبیداللہ قریشی تمیمی (کنیت ابو سلیمان)

☆ حضرت جمرہؓ بنتِ عبداللہ کوفی

☆ حضرت مرتعؓ ابنِ ناشرہ بن سوید جہنی

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابنِ زید بن خطاب (ان کی والدہ لبابہ بنتِ ابی لبابہ تھیں)

☆ حضرت انسؓ بن فضالہ بن عدی بن حرام

(دو ہفتہ کے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لے جائے گئے۔ حضور آقا و مولا علیہ السلام والثنا نے سر پر ہاتھ پھیرا۔ "اُسُدُ الغابہ فی معرفت الصحابہ" میں ہے کہ ان کی عمر بہت ہوئی۔ سر اور داڑھی کے بال سپید ہو گئے تھے مگر حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جس مقام پر ہاتھ پھیرا تھا، وہ سفید نہیں ہوا)

☆ حضرت سہلؓ بن رافع نے غزوۂ تبوک کے موقع پر کچھ کھجوریں رات بھر محنت کر کے حاصل کیں اور اپنی بیٹی عمیرہؓ کو ساتھ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ کھجوریں پیش کیں۔ سہلؓ نے اپنی بیٹی کے لیے دعا کی درخواست کی کیونکہ ان کے اور کوئی اولاد نہ تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو عمیرہؓ نے محسوس کیا گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں کی ٹھنڈک ان کے کلیجے تک پہنچ گئی ہے۔

☆ حضرت حنظلہؓ ابنِ حذیمؓ ایک مرتبہ اپنے والد کے ساتھ دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے۔ حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ازراہِ کرم اپنا دستِ اقدس ان کے سر پر پھیرا۔ اس کے نتیجے میں ان کے پاس جس قسم کا مریض یا جانور لایا جاتا،

یہ اپنا سر اس مریض انسان ~~یا جانور~~ کے بدن پر لگا دیتے تو فی الفور اسے شفا ہو جاتی تھی۔

☆ حضرت عبدِ ہلالؓ کہتے تھے، میں بالکل نہیں بھولا، جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچے کے لیے دعا فرمایئے اور برکت بھیجیے اور میں بالکل نہیں بھولا کہ حضور محسنِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دل و دماغ کو پہنچی تھی، وہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

عبدِ ہلال کا جب انتقال ہوا تو ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے مگر ان کے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ ان کو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی۔

☆ حضرت سائبؓ ابنِ یزید ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور حجۃ الوداع میں اپنے والد کے ساتھ شامل تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا۔ "کنز العمال" میں ہے، جعیدؒ ابنِ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ۹۴ برس کی عمر میں بھی حضرت سائب نہایت تندرست اور قوی ہیکل تھے اور کان، آنکھ، دانت کسی چیز میں کمزوری کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ اُسُدُ الغابہ میں ہے "عطا کہتے ہیں کہ ان کے سر کے اگلے حصے کے بال بالکل سیاہ تھے اور سر کے پچھلے حصے کے سب بال اور داڑھی بالکل سفید تھی۔ میں نے پوچھا تو بتایا کہ میں بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے میرا نام پوچھا۔ میں نے بتایا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ جہاں تک حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پہنچا، وہ بال سفید نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہوں گے"۔

☆ "دلائل النبوت" میں ہے، حضرت ابوزید انصاریؓ (قیس بن سکن) کے سر پر ایک بار حضورِ والا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ مبارک پھیرا اور دعا دی کہ یا اللہ! اس کے حسن و جمال کو ہمیشہ قائم رکھ۔ حضرت ابوزید سو برس سے کچھ زاید عمر کے ہو گئے تھے لیکن ان کے سر اور داڑھی کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا، نہ ان کے

چہرے پر جھریاں پڑی تھیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا

☆ حضرت قتادہؓ بن ملحان کے چہرے پر ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ اقدس پھیرا۔ جس کے باعث ان کے بڑھاپے میں بھی ان کے چہرے پر بدستور جوانی کا جمال باقی رہا۔ اگرچہ ان کے بدن کے ہر حصے پر ضعیفی کے آثار نمودار تھے۔

☆ حضرت بشیرؓ بن معاویہ

☆ حضرت معاویہؓ ابنِ ثور بن عبادہ کے چہرے کو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسح کیا۔ پھر یہ ہوا کہ وہ جس بیمار پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے' وہ تندرست اور صحت یاب ہو جاتا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے سر' منہ اور سینے پر ہاتھ پھیرا

☆ حضرت زبیبؓ ابنِ ثعلبہ بن عمرو تمیمی عنبری' حضور فخرِ موجودات علیہ الثنا والصلوٰۃ کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے سر پر اور منہ اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بھی ان لڑکوں میں سے تھے جنھیں حضرت عائشہؓ نے آزاد کیا تھا۔

آقائے کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے جن کے بالوں پر ہاتھ پھیرا

☆ حضرت فرقدؓ عجلی ربعی کو بعض تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ ان کی والدہ انھیں نبی الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کے حضور لے گئیں۔ اس وقت ان کے گیسو دراز تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

جن کے رخسار کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے چھوا

☆ حضرت جابرؓ ابن سمرہ کہتے ہیں' میں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھی۔ آپ گھر کی طرف چل پڑے تو جو بچہ راستے میں ملتا' حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے رخسار کو اپنے مبارک ہاتھ سے پیار سے چھوتے۔ میرے رخسار کو بھی مس فرمایا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے سے نکالا تھا۔

جن کے بالوں کو حضورِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پکڑتے تھے

☆ حضرت ابو حمزہ سیدنا انسؓ بن مالک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم تھے۔ یہی کہلاتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے۔ حضرت انس کے گیسو بڑھے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ انھوں نے ارادہ کیا کہ ان کو کاٹ ڈالیں تو ان کی والدہ نے انھیں منع کیا اور کہا کہ ان بالوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پکڑا کرتے تھے۔

جن سے محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے پیار کا اظہار فرمایا

☆ حضرت اسامہؓ بن زید فرماتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ وہ حضرات حسنؓ و حسینؓ کے ہاتھ اٹھا کر فرما رہے تھے۔ "اے اللہ' میں ان دونوں سے پیار کرتا ہوں' تو بھی دونوں سے پیار فرما۔" حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حسن کو (اور حضرت ابن ابی عمر کہتے ہیں' حضرت حسین کو) پیار کر رہے تھے کہ حضرت اقرعؓ بن حابس نے کہا' میرے دس لڑکے ہیں مگر میں تو کسی کو پیار نہیں کرتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے فرمایا' جو شخص رحم نہیں کرتا' اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

☆ جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یثرب کو مدینہ بنانے کے لیے تشریف لے گئے تو بنو نجار کی بچیاں یہ پڑھ رہی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي نَجَّار
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدًا مِنْ جَار

(ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ ہم کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے ہمسائے ہیں) حضور سیدُ المرسلین علیہ السلام والثنا جب اِن بچیوں کے قریب سے گزرے تو آگے بڑھ کر دریافت فرمایا "اے بچیو! کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟" سب نے کہا "جی ہاں' ہمیں آپ سے پیار ہے"۔ فرمایا۔ میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔

(مجھے اپنے عزیز دوست تسنیم الدین احمد فریدی کی معیت میں ۲۱ دسمبر ۱۹۹۲ پیر کو اس مقام پر دو نفل پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی جہاں یہ مکالمہ ہوا تھا)

جن سے محبوبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کا اعلان فرمایا

☆ حضرت زینبؓ بنتِ ابو سلمہ حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ربیبہ بھی تھیں اور بھتیجی بھی۔ ان کا نام برّہ تھا' حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زینب رکھا تھا۔ زرقانی اور دوسری کتبِ سیرت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے بے حد محبت تھی۔

جن سے دوستی اللہ سے دوستی اور دشمنی اللہ سے دشمنی قرار دی گئی

☆ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ حضرت حسینؓ کو اٹھائے حاضر ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؓ کو بھی بلوا لیا۔ پھر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب حضرات پر اپنا کپڑا ڈالا اور اس کے بعد فرمایا' اے اللہ! تو اس کا دشمن ہو جا' جو اِن سے عداوت برتے اور تو اس کا دوست ہو جا' جو اِن سے دوستی کرے۔

جنھیں حضور حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے اپنا محبوب فرمایا

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ام ایمنؓ کے صاحبزادے' حضرت اسامہ کو اپنا محبوب فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِن سے محبت کے عجیب مناظر و مظاہر کتابوں میں ملتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بظاہر

غلام اور غلام زادے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوبِ خاص تھے۔

☆ حضرت زیدؓ بن حارثہ کی شہادت کی خبر پر ان کی صاحبزادی بھی اور حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی رونے لگے۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حیران ہو کر پوچھا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! یہ کیا ہے؟ فرمایا۔ "یہ جذبۂ محبت ہے جو ہر محب کے دل میں اپنے محبوب کے لیے ہوتا ہے"۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عشق رکھتے تھے

☆ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ مسلمان ہوئے تو ان کی عمر قریباً پانچ سال تھی۔ یہ ان چند خوش نصیب بچوں میں سے ایک تھے جو اوائلِ اسلام میں' اسلام کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ ان کے والد مسلمان ہونے کے بعد اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ساتھ والہانہ عشق اور مخلصانہ جذبات رکھتے تھے۔ عبداللہ ابنِ عمر بھی ان صفات میں تمام لڑکوں سے بازی لے گئے۔

جن بیمار بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شفا عطا فرمائی

☆ حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم آلِ ابی ربیعہ کے کسی گھر میں تشریف لے گئے تو حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ کا بیٹا عبداللہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ یہ بیمار تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے کو لے لیا۔ کچھ پڑھ کر اس پر کچھ پھونکا اور کچھ لعابِ دہن بھی اس پر ڈالا۔

☆ حضرت سلیمانؓ ابن عمرو بن احوص کی والدہ کہتی ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر آئی' اس لڑکے کو کچھ بیماری تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر وہ ایک خیمے میں گئی اور وہاں سے پتھر کی ایک لگن لے آئی جس میں پانی تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پانی کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسی لگن میں کلی فرمائی اور یہ پانی اُس عورت کو دے دیا۔ فرمایا' یہ پانی اس لڑکے کو پلانا اور اسی میں اس کو غسل دینا۔ سلیمان کی والدہ کہتی ہیں' میں اس عورت کے پیچھے پیچھے گئی اور اس سے

کہا کہ اس میں سے تھوڑا سا پانی مجھے بھی دے۔ اس کی اجازت سے میں نے ایک چُلّو بھر پانی لے لیا اور وہ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو پلایا۔ پس' عبداللہ نے بڑی عمر پائی اور جس قدر اللہ نے چاہا' اس سے نیکیاں ظہور میں آئیں۔ وہ یہ بھی کہتی تھیں کہ میں اس عورت سے پھر ملی تو اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا لڑکا صحت پا گیا ہے اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہیں۔

☆ "شرف النبیؐ" میں ہے کہ ایک عورت حضور رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے پاس ایک مشکیزہ گائے کے گھی کا بھرا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ اس کی بچی تھی جو مادر زاد اندھی تھی۔ حضور رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا نے ایک لکڑی پکڑ کر بچی کی آنکھوں پر پھیری'۔۔۔۔۔۔۔ آنکھیں روشن ہو گئیں۔

☆ حضرت بشیرؓ ابن عقربہ جن کی زبان میں لکنت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیا تو لکنت جاتی رہی۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی بلا دور فرمائی

☆ مُسندِ احمد بن حنبل اور مستدرک حاکم میں ہے' ایک بار حضور سرورِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک سفر پر جا رہے تھے کہ ایک خاتون اپنے بچے کو لیے ہوئے آئیں اور عرض کیا' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اس کو دن میں کئی دفعہ کسی بلا کا دورہ ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بچے کو اٹھا کر کجاوے کے سامنے رکھا اور تین بار فرمایا' اے دشمنِ خدا! نکل جا' میں اللہ کا رسول ہوں۔۔۔۔۔۔۔ آپؐ سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو وہ خاتون دو دُنبے لے کر حاضر ہوئیں اور بتایا کہ خدا کی قسم! وہ بلا پھر کبھی بچے کے پاس نہیں آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دُنبہ قبول فرمالیا' دوسرا واپس کر دیا۔

جو گونگے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں زبان بخش دی

☆ سُنن ابنِ ماجہ میں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک خاتون اپنے بچے کو ساتھ لے کر حضور سیدِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) یہ بچہ بولنے سے معذور ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی منگایا' ہاتھ دھویا اور کلّی فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا' پانی اس بچے کو پلا دو اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ دوسرے سال وہ خاتون حضور علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور بیان کیا کہ لڑکا بالکل اچھا ہو گیا ہے اور بولنے لگا ہے۔

جن کے آسیب کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُور فرما دیا

☆ حضرت یعلیٰؓ بن مرّہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ تھا۔ میں نے آپؐ سے ایک عجیب واقعے کا ظہور مشاہدہ کیا۔ ایک عورت ایک آسیب زدہ بچے کو لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی۔ آپؐ نے فرمایا' اے دشمنِ خدا' میں اللہ کا رسول ہوں' تو دفع ہو جا۔ وہ بچہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔'

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن کے دردِ سر کا علاج فرمایا

☆ حضرت فراسؓ ابنِ عمرو لیثی کہتے ہیں کہ میں دردِ سر میں مبتلا ہوا تو میرے والد مجھے نبی الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کے حضور لے گئے اور آپؐ سے دردِ سر کی حالت بیان کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور آنکھوں کے درمیان کی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور دردِ سر جاتا رہا۔

آقا و مولاؐ نے جن کے لیے نظر لگنے پر دَم کرنے کی تلقین فرمائی

☆ مسلم شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت اسما بنتِ عمیس کے (حضرت عبداللہ بن جعفر کے) بچوں کو دُبلا پایا تو ان کی کمزوری کی

وجہ دریافت فرمائی۔ حضرت اسما نے عرض کیا' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) ان کو نظر بہت لگتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' ان پر دَم کیا کرو۔

جنھیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا دی

☆ حضرت سائبؓ ابنِ اقرع ثقفی

☆ حضرت محمدؓ ابنِ جعفر بن ابی طالب

☆ حضرت عبدالرحمانؓ ابنِ زید قریشی

☆ حضرت ابو زید قیسؓ بن سکن

("دلائل النبوت" میں ہے' حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں دعا دی کہ یا اللہ! اس کے حسن و جمال کو ہمیشہ قائم رکھ۔ یہ سو برس سے کچھ زائد عمر کے ہو گئے تھے لیکن ان کے سر اور داڑھی کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا' نہ ان کے چہرے پر جھریاں پڑی تھیں)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ حاطب (ان کی ماں امِ جمیل فاطمہ بنتِ مجلل بن عبداللہ تھیں)

☆ حضرت انسؓ ابنِ مالک

(انھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کثرتِ مال و اولاد کی دعا دی تھی چنانچہ ان کی پشت سے اسّی (۸۰) بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے لڑکے اور لڑکوں کے لڑکے ایک سو بیس تھے۔ مال کے سلسلے میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا یوں رنگ لائی کہ ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور پھلوں میں مشک کی سی خوشبو آتی تھی)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ بسر مازنی

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان پر اپنا دستِ کرم رکھ کر دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ! ان لوگوں کی مغفرت فرما' ان پر رحمت فرما اور ان کے رزق میں برکت عطا فرما--------- چنانچہ عمر بھر ان کو روزی میں تنگی نہیں ہوئی)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ حارث بن نوفل

☆ حضرت حشرجؓ

☆ حضرت مسرحؓ ابنِ یاسر

☆ حضرت بکرؓ ابنِ شداخ لیثی

(حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ یہ اس وقت بچے تھے۔ جب بالغ ہوئے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور حاضر ہوئے اور عرض کیا' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) میں اب تک تو آپ کے گھر جاتا تھا مگر اب میں بالغ ہو گیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں دعا دی کہ اے اللہ! اس کی بات کو سچا رکھ اور ہمیں منصور و مظفر رکھ)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عبد ہلال

☆ حضرت فرقدؓ مجلی (بعض ان کو تیمی عنبری کہتے ہیں)

☆ حضرت قرہؓ ابنِ ایاس

(کہتے ہیں' میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! مجھے مُہرِ نبوت دکھا دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنا ہاتھ ڈالو۔ میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کے گریبان میں داخل کیا اور مُہرِ نبوت پر پھیرا۔ وہ آپؐ کے شانے پر مثل بیضہ کے تھی۔ میرے ہاتھ آپؐ کے گریبان کے اندر تھے اور آپؐ میرے لیے دعا مانگ رہے تھے)

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عباس

(انھیں صاحبِ لطفِ عمیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دعا دی کہ اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور تاویل کا طریقہ سکھا۔ اس دعا کی برکت سے حضرت عبداللہ امت کے فقیہ اور عالم ہوئے' علمِ تفسیر کے ماہر ہوئے)

☆ حضرت محمدؓ ابنِ انس بن فضالہ بن عدی بن حرام

☆ حضرت بشرؓ ابنِ معاویہ

☆ حضرت عطاؓ ابنِ سائب اقرع

☆ حضرت جمرہؓ بنتِ عبداللہ تمیمی بربوعی

☆ حضرت سلمٰؓ بنتِ عاصم بن عدی انصاری

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں دعا دی کہ خدا تمھارے کام میں آسانی پیدا کرے)

☆ "شرف النبی" میں ہے کہ انصار کا ایک غلام حضور نبیٔ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے راستے میں بیٹھا رہتا۔ آپؐ نماز پڑھنے جاتے تو وہ بھی پیچھے پیچھے جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز شروع فرماتے تو وہ آپؐ کے جوتے اٹھاتا' اپنے کپڑے سے صاف کرتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس آتے تو نہایت ادب سے جوتے آپؐ کے سامنے رکھتا۔ پہلے دایاں پاؤں پیش کرتا' پھر بایاں جوتا سامنے رکھتا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا' تم کون ہو؟ کہنے لگا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان' ہوں' میں انصار میں سے ہوں۔ آپؐ نے پوچھا' تمھیں یہ کام کس نے سکھایا۔ عرض کی' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) کسی نے نہیں سکھایا۔ میرے دل نے کہا کہ اس طرح آپ مجھ سے خوش ہوں گے۔ حضورِ اکرم علیہ التحیۃ والثنا نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا' خدایا! اس بچے نے میری خوشی حاصل کرنے کے لیے سب کچھ کیا ہے۔ اسے دنیا و آخرت میں خوش رکھ۔

جنھیں سلطانِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت دی

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ہشام بن عثمان (ان کی والدہ زینب بنتِ حُمَید ہیں)

☆ حضرت حنظلہؓ ابنِ حزیم بن حنیفہ المکی

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ زبیر بن عوّام

☆ حضرت سائبؓ ابنِ یزید بن ابی سعید

☆ حضرت اسعدؓ ابنِ سہل بن حنیف

☆ حضرت سعدؓ بن حبتہ (قاضی ابُویُوسُف کے دادا)

☆ حضرت زہرہؓ ابنِ معبد

(ان کی والدہ ام زہرہؓ انھیں بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ چنانچہ جب ان کے دادا انھیں ساتھ لے کر بازار جاتے تو حضرت عبداللہ ابنِ عمر اور حضرت عبداللہ ابنِ زبیر' زہرہ سے مخاطب ہو کر کہا کرتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمھیں برکت کی دعا دی ہے۔"

☆ حضرت قرہؓ ابنِ ابی رشہ

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عتبہ بن مسعود ہذلی

(حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے ان کے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا فرمائی)

☆ حضرت ابراہیمؓ ابنِ عبداللہ بن قیس

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو درازیٔ عمر کی دعا دی

☆ حضرت خالد بن سعید کی بیٹی ام خالدؓ بیان کرتی ہیں کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ساتھ حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئی۔ ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قمیص کو حبشی زبان میں خوبصورت فرمایا۔ حضرت ام خالد کہتی ہیں' پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُہرِ نبوت سے کھیلنے لگی۔ اس پر میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو حضور رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا' اسے کھیلنے دو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قمیص پرانی کرو اور پھاڑو' پھر پرانی کرو اور پھاڑو۔ راوی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام خالدؓ نے اتنی عمر پائی کہ ان کی درازیٔ عمر کے چرچے ہونے لگے۔

جنھیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کاروبار میں برکت کی دعا دی

☆ حضرت عمروؓ ابنِ حریث قریشی مخزومی

(انھیں ان کے بھائی سعید یا والد حریث حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔ آقا و مولا علیہ السلام والثنا نے ان کو خرید و فروخت میں برکت کی دعا دی تھی چنانچہ انھوں نے بہت مال کمایا)

جن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ انھیں ہنس کر ملے

☆ حضرت طلحہؓ ابنِ برا فوت ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اے اللہ! طلحہ سے اِس حال میں ملاقات کر کہ تو اُسے دیکھ کر ہنسے' وہ تجھے دیکھ کر ہنسے۔

جن کے لیے دعا فرمائی گئی کہ اے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے

☆ حضرت رافع بن مخدج (یا مجدع) کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا۔ انصار کے درختوں پر ڈھیلے پھینکا کرتا تھا۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا' تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا' چھوہارے کھانے کے لیے۔ فرمایا' ڈھیلے نہ پھینکا کرو۔ جو چھوہارے درخت کے نیچے گرے ہوں' انھیں کھا لیا کرو۔ پھر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا' اے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔

جنھوں نے حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا سیکھی

☆ حضرت عقبہؓ بن عامر سلمی انصاری کہتے ہیں' میں حضور محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی خدمت میں اپنے کم سن بیٹے کو لیے ہوئے حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' میرے والدین آپ پر فدا ہوں۔ میرے لڑکے کو کچھ دعائیں تعلیم کر دیجیے کہ یہ اُن کے وسیلے سے' اللہ سے دعا کیا کرے اور اس پر آسانی بھی ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا تلقین فرمائی۔

جنھیں حضور سیّدِ ہر انس و جاں صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام عطا فرمایا

☆ حضرت عمروؓ بن اہتم ۹ ہجری میں اپنی قوم بنی تمیم کے سرداروں کے ساتھ وفد کی صورت میں آئے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمرو اُس وقت کم سن تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ کوئی شخص تم میں سے باقی تو نہیں رہ گیا؟ یہ عمرو اس وقت فرودگاہ میں تھے۔ قیس بن عاصم نے عرض کیا' یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) ایک نو عمر لڑکے کے سوا کوئی باقی نہیں ہے اور میں اسے دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ مگر حضور حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثنا نے ان کو بھی اسی قدر دیا جس قدر دوسرے لوگوں کو دیا تھا۔ حضرت عمرو کی کنیت ابو ربعی تھی' حسن و جمال کی وجہ سے لوگ ان کو مکحل کہا کرتے تھے۔ ان کی والدہ قذلی ابن اعبد کی بیٹی تھیں۔

جنھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ عنایت فرمایا

☆ حضرت اَنسؓ بن مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سات یا آٹھ سال تک خدمت کی۔ ان کے پاس سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک عصا تھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق وہ عصا ان کے پہلو اور کُرتے کے درمیان رکھ دیا گیا۔

جنھیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر عنایت فرمائی

☆ حضرت عوفؓ ابنِ قعقاع بن معبد اپنے والد کے ساتھ حضور نبی الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے حضور حاضر ہوئے تھے۔ کہتے ہیں' اس وقت میں بہت کم سن تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر شخص کو دو دو چادریں دلوائیں' مجھے ایک چادر عطا فرمائی۔ جب ہم لوگ وہاں سے لوٹ آئے تو میں نے ایک شخص سے چادر خریدی۔ پھر میں دو چادریں پہنے ہوئے حضور خاتم الانبیا علیہ السلام والثنا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا' یہ دوسری چادر تم کو کہاں سے ملی؟ میں نے عرض کیا' فلاں

شخص سے خریدی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، تم ہی اس کے مستحق تھے۔ اس شخص نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی دی ہوئی چیز ضائع کر دی۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کپڑا لائے جس میں سیاہ رنگ کا چھوٹا سا چوکور ٹکڑا تھا۔ حضور خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، میں یہ کپڑا کسے پہناؤں گا؟ حاضرین خاموش رہے۔ فرمایا، ام خالدؓ کو میرے پاس لاؤ۔ کوئی صاحب گئے اور اُمِ خالد کو اٹھا لائے۔ حضور نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کپڑا ہاتھ میں لیا اور ام خالد کو پہنا دیا اور فرمایا، اسے اچھی طرح استعمال کرو، تاآنکہ یہ پرانا ہو جائے (ام خالد، حضرت خالد بن سعید کی بیٹی تھیں۔ امتہ نام تھا)

☆ حضور رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے کپڑا عنایت فرمائیں جس سے میں اپنا کُرتا بنا سکوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بچے سے بات سن کر اندر گئے اور چادر لا کر بچے کو دے دی (شرف النبیؐ)

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حسنؓ کو زرد کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا تو وہ اتار کر سفید کپڑے میں لپیٹ دیا۔

جنھیں قاسمِ عطایا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے خوشے عنایت فرمائے

☆ ایک مرتبہ حضور سیّد الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس طائف سے انگور آئے۔ حضرت نعمانؓ بن بشیر وہاں حاضر تھے۔ ان کی عمر چھ سات سال کی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں دو خوشے مرحمت فرمائے کہ ایک تمہارا ہے، ایک تمہاری والدہ (عمرہؓ بنتِ رواحہ) کا۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنھیں زیور / سونا عطا فرمایا

☆ مدینۂ طیبہ کے اولین مسلمان حضرت اسعدؓ بن زُرارہ سن ایک ہجری میں فوت ہوئے تو اپنے پیچھے حضرت فریعہؓ اور ایک یا دو کمسن لڑکیاں اور چھوڑیں۔ "اصابہ فی تمیز الصحابہ" میں ابنِ حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ ان بچیوں کا خیال رکھا اور انھیں سونے کی بالیاں جن میں موتی پڑے ہوئے تھے، پہنائیں۔ ابنِ اثیر کہتے ہیں کہ حضرت فریعہؓ سنِ بلوغ کو پہنچیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا نکاح حضرت نبیطؓ بن جابر سے کر دیا۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کچھ چیزیں آئیں جن میں ایک ہار بھی تھا (بعض روایتوں میں ہے کہ انگوٹھی تھی) آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ زیور اپنی نواسی حضرت امامہؓ بنتِ زینب کو مرحمت فرما دیا۔

☆ حضرت عمروؓ بن حریث قریشی مخزومی تھے۔ کنیت ابوسعید تھی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو ان کی عمر بارہ سال تھی۔ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی سعید حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے۔ اس وقت آپؐ سونا تقسیم فرما رہے تھے۔ ایک ٹکڑا مجھے بھی عنایت فرمایا۔ میں نے دل میں کہا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھ دوں گا، اس میں برکت ہو جائے گی۔

جنھیں آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار مرحمت فرمائی

☆ حضرت عُمیرؓ ابی اللحم کے غلام اور کم عمر بچے تھے۔ خیبر کی لڑائی میں شرکت کی خواہش کی۔ اجازت عطا ہوئی تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک تلوار بھی مرحمت فرمائی جو انھوں نے گلے میں لٹکا لی۔ مگر تلوار بڑی تھی اور قد چھوٹا تھا، اس لیے وہ زمین پر گھسٹتی جاتی تھی۔

جنھیں حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بکریاں عطا فرمائیں

☆ حضرت بشرؓ اپنے والد معاویہ بن ثور کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ معاویہ بوڑھے ہو چکے تھے۔ آقا حضور علیہ السلام والثنا نے بشر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انھیں سات بکریاں عطا فرمائیں۔

صاحبِ الطافِ عمیم علیہ التحیہ والتسلیم نے جنھیں اپنا فرمایا

☆ حضرت ابوعبداللہ حسینؓ ابن علی کے بارے میں کائنات کے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرے ہیں اور میں حسین کا ہوں۔

مولائے عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنھیں کندھوں پر بٹھایا

☆ ایک بار نبی رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت حسنؓ یا حضرت حسن و حسینؓ دونوں کو پیار سے اٹھایا اور کندھوں پر بٹھا لیا۔ کسی نے کہا' صاحبزادے' تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' سوار بھی تو اچھا ہے۔

جن کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ چھوڑ کر منبر سے اتر آئے

☆ ایک مرتبہ حضورِ والا شان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ سُرخ کُرتے پہنے ہوئے آئے۔ ان کے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منبر سے اتر کر انھیں گود میں اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا۔

شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی بکری کا دودھ دوہا

☆ جب حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کی تو حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس سے گزرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معبد کو جو اس وقت چھوٹے سے تھے' بلایا اور کہا۔ اس بکری کو ادھر لے آؤ اور کوئی برتن بھی۔ معبد نے کہا' یہ بکری دودھ دینے والی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' لے تو آؤ۔ آپؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ آرام سے کھڑی ہو گئی۔ تھنوں میں دودھ اتر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی پیا' حضرت ابوبکر' حضرت عامر (ابن فہیرہ) اور معبد کو بھی پلایا۔ پھر بکری کو چھوڑ دیا۔

☆ حضرت خبابؓ بن ارت کو مدینۂ پاک سے باہر جانا پڑا تو انھوں نے اپنی صاحبزادی سے کہا کہ بکری کو اصحابِ صفہ کے پاس لے جانا۔ ان میں سے کوئی دودھ دوہ دے گا۔

وہ وہاں گئی تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے دودھ دوہا تو آٹا گوندھنے والا برتن دودھ سے بھر گیا۔ روز یہی ہوتا۔ جب حضرت خباب واپس آئے اور انھوں نے دودھ دوہا تو اتنا ہی دودھ نکلا' جتنا ان کے باہر جانے سے پہلے نکلتا تھا۔ ان کی اہلیہ نے کہا کہ یہ بکری تو تغار بھر کر دودھ دیتی تھی' آپ کے ہاتھوں سے دودھ کم ہو گیا ہے۔ حضرت خبابؓ نے پوچھا' دودھ کون دوہا کرتا تھا۔ عرض کیا' حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔ انھوں نے کہا' میرا ہاتھ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ جیسا کیسے ہو سکتا ہے۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مکہ سے باہر کسی وادی میں جا رہے تھے کہ آپؐ کو پیاس محسوس ہوئی' قریب کہیں پانی نہ تھا۔ آپؐ نے دیکھا' ایک نوجوان بکریاں چرا رہا ہے۔ آپؐ نے اسے فرمایا' برخوردار' دودھ ہے؟ اس نے کہا' ہاں ہے مگر میرا نہیں' میں تو امانت دار ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی بکری منگائی جو دودھ نہ دیتی تھی اور اس کا دودھ نکال لیا۔

جنھیں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریب کر لیا

☆ قاضی ابُویُوسُف کے دادا حضرت سعدؓ بن بجیر یا سعد بن حبتہ (بجیر ان کے والد تھے' حبتہ والدہ) کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ خندق کے دن دیکھا۔ انھوں نے سختی سے جہاد کیا' حالانکہ یہ اس وقت کم سن تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بلایا اور پوچھا' اے جوانمرد! تم کون ہو؟ انھوں نے بتایا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' خدا تم کو نیک بخت کرے۔ تم مجھ سے قریب ہو جاؤ۔ آپؐ نے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرا (اُحُد کے دن یہ خُرد سال سمجھے گئے تھے)

حضور محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنھیں اپنے پاس بٹھایا

☆ حضرت فراسؓ ابن عمرو لیثی دردِ سر میں مبتلا ہوئے تو ان کے والد انھیں بارگاہِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں لے گئے اور آپؐ سے دردِ سر کی حالت بیان

جن کے لیے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثنا نے استغفار کیا

☆ حضرت معاویہؓ ابن قرہ کہتے ہیں، میرے والد قرہ ابن ایاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اس وقت وہ کم سن بچے تھے۔ حضور فخرِ موجودات علیہ الثنا والصلوٰۃ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے استغفار کیا۔

جن کو سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے گلے سے لگایا

☆ حضرت علیؓ کے بڑے بھائی جعفرِ طیارؓ شہید ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر گئے۔ حضرت اسماءؓ بنتِ عمیس سے فرمایا کہ بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت اسما نے بچوں کو خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غم واندوہ کے عالم میں بچوں کو گلے سے لگایا اور ان کی پیشانیاں چومیں۔

ممدوحِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی تعریف فرمائی

☆ حضرت زیدؓ ابنِ ثابت بن ضحاک انصاری خزرجی بخاری اس وقت گیارہ برس کے تھے، جب حضور سرتاج الانبیاو الرُسل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینۂ مکرمہ میں تشریف لائے۔ یوم بعاث کے دن ان کی عمر چھ برس کی تھی۔ انھیں پہلی بار غزوۂ خندق میں شرکت کا موقع ملا۔ زید صحابۂ کرام کے ساتھ مٹی اٹھاتے تھے۔ اس پر حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا، بہت اچھا لڑکا ہے۔

جنھیں سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ کھانا کھلایا

☆ حضرت عمرؓ ابنِ ابی سلمہؓ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی ابوسلمہؓ کے بیٹے تھے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پردہ فرمایا، اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔ ایک بار یہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو۔

کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فراسؓ کو بلایا، اپنے پاس بٹھایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان کی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ دردِ سر جاتا رہا۔

حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کو اپنے زانو پر بٹھایا

☆ حضرت جعفرِ طیارؓ ابنِ ابی طالب جنگِ مُوتہ میں شہید ہوئے تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے۔ فرمایا، میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ عبداللہ، عون اور محمد کو اٹھا لائے۔ حضور علیہ السلام والثنا نے انھیں اپنے زانوؤں پر بٹھا لیا اور فرمایا کہ محمد شکل و شباہت میں میرے چچا ابوطالبؓ سے ملتا ہے۔

☆ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے مکان پر تھے۔ اتنے میں حضرت حسنؓ آئے، انھیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دائیں زانو پر بٹھا لیا۔ پھر حضرت حسینؓ آئے تو انھیں آپؐ نے اپنے بائیں زانو پر بٹھا لیا اور دونوں کو پیار کیا۔

☆ حضرت قریطؓ اپنے والد ابی رمثہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے تھے۔ جب یہ لوگ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے اور آپؐ نے ابورمثہ اور ان کے بیٹے قریط کو دیکھا تو پوچھا، کیا یہ لڑکا تمھارا ہے۔ انھوں نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریط کو اپنے زانو پر بٹھا لیا اور دعا دی۔

حضور شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کا خیال رکھا

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ سے شادی فرمائی تو حضرت ابوسلمہ کی اولاد کا خیال رکھا۔

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جعفر ابنِ ابی طالب کی اولاد کا خیال رکھا۔

☆ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے حضرت اسعدؓ بن زُرارہ کی وفات کے بعد ان کی بچیوں کا خیال رکھا۔

اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔

جنھیں دیکھ کر سید و سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا

☆ طبرانی میں ہے، حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور عبداللہ ابن جعفرؓ سات سات سال کے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو بیعت فرمالیا۔ ان کو آپؐ نے دیکھا اور تبسّم فرمایا، اپنا ہاتھ پھیلایا اور ان دونوں سے بیعت لے لی۔

جنھیں روتے دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رو پڑے

☆ حضرت خالدؓ ابنِ سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت زیدؓ بن حارثہ کی کمسن صاحبزادی نے باپ کی شہادت کی خبر سنی تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اسے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور آپؐ اس قدر روئے کہ آواز رک گئی۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیکَ وسلم) یہ کیا ہے؟ فرمایا، یہ جذبۂ محبت ہے جو ہر محب کے دل میں اپنے محبوب کے لیے ہوتا ہے۔

حضورِ پُرنور علیہ السلام والثنا جن کی قبر میں اترے

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عثمان بن عفان کی والدہ حضرت رقیہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت عبداللہؓ سرزمینِ حبش میں پیدا ہوئے۔ یہ چھ برس زندہ رہ کر عالمِ جاودانی میں تشریف لے گئے۔ حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ان کی قبر میں خود اترے تھے۔

جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے لیے منتخب فرمایا

☆ حضرت عمروؓ ابنِ سلمہ منع

ان کی کنیت ابوبرید تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ میں رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے زمانے

میں امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ جزئیات بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے والد سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس وفد میں گئے۔ جب ان لوگوں نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! ہم لوگوں کی امامت کون کرے؟ آپؐ نے فرمایا، جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو۔ تمام قوم میں مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا۔ لہٰذا سب لوگوں نے مجھی کو امام بنایا، حالانکہ میں کم سن بچہ تھا۔

☆ حضرت سلمہؓ ابنِ قیس جرمی بصرہ میں رہتے تھے۔ یہ وہی ہیں جو اپنی قوم کی امامت کرتے تھے حالانکہ سات آٹھ برس کے تھے۔

جنھوں نے رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑلی

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ ربیعہ بن حارث قریشی مطلبی۔ ان کی ماں حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی ام الحکم تھیں۔ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام سلمہ کے مکان کی طرف جا رہے تھے، ام الحکم نے حضرت عبداللہ کو آپؐ کے پیچھے بھیجا۔ یہ اس زمانے میں بچے تھے۔ ام الحکم نے ان سے کہا کہ حضور محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا سے جا کر ملو اور آپ کی چادر مانگ لاؤ۔ یہ دوڑتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے۔ کہتے تھے، میں نے آپؐ کی چادر پکڑ لی تو حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ان کی طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا، تم کون ہو۔ انھوں نے جواب دے کر کہا کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے۔ آپؐ نے اپنی چادر لپیٹ کر انھیں عنایت فرما دی اور کہا، اپنی ماں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اس کو پھاڑ کر دونوں بہنیں آپس میں بانٹ لو اور اس کو اوڑھو۔

جو حضور سیّدِ انسانیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چُہلیں کرتے تھے

☆ ایک مرتبہ حضرت عبداللہؓ ابنِ عباس بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ سمجھ گئے کہ میرے پاس تشریف لا رہے ہیں۔ بھاگ کر ایک مکان کے دروازے کی آڑ میں چھپ گئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیچھے سے آکر پکڑ لیا۔

☆ حضرت علیؓ ابن ابی طالب قلابازیاں لگا کر حضور فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گود میں جا گرتے۔ اس پر سب ہنستے اور خوش ہوتے۔ ان کی عمر اس وقت غالباً تین سال ہو گی۔

جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کی

☆ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں، میری والدہ اُمِ سلیم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا کے پاس لے گئیں۔ کہنے لگیں، یا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ میرا بیٹا ہے اور یہ لکھنا بھی جانتا ہے، اسے آپ اپنی خدمت میں رکھیے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں، پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں نو برس رہا۔

☆ حضرت زیدؓ بن حارثہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشہور غلام اور دوست تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے نبوت کے اعلان سے پہلے انھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دے دیا۔ زید کی عمر اس وقت آٹھ سال تھی۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کی اور آپؐ نے انھیں آزاد کر کے اپنا متبنّیٰ کر لیا تھا۔

جو میرے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے گواہ بنے

☆ حضرت ضرسؓ ابنِ ثعلبہ وہی یتیم ہیں جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لائے گئے۔ قریبِ بلوغ تھے۔ حنیفہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انھوں نے ضرس کو چالیس اونٹ دیے۔

جن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو شہادت دیں گے

☆ حضرت اضعؓ بن خدیج کی والدہ حلیمہ عروہ تھیں۔ انھیں کم سن ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ اُحُد، خندق اور اکثر مشاہد میں شریک ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں قیامت کے دن تمھارے لیے شہادت دوں گا۔

جنھیں کھیلنے کے دوران میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پکڑا

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعوت میں جا رہے تھے۔ راہ میں حضرت امام حسینؓ بچوں سے کھیل رہے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنا ہاتھ انھیں پکڑنے کے لیے پھیلایا۔ حسین کبھی ادھر کبھی ادھر بھاگ رہے تھے۔ آخر آپؐ نے پکڑ لیا۔ ایک ہاتھ سر پر رکھا، ایک ٹھوڑی کے نیچے، اور منہ چوم لیا۔

جن سے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاح فرمایا

☆ طائف سے آئے ہوئے انگوروں کے دو خوشے میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت نعمانؓ بن بشیر کو عطا فرمائے۔ ان کی عمر چھ سات سال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے فرمایا، ایک تمھارا ہے دوسرا تمھاری والدہ عمرہ بنتِ رواحہ کا۔ نعمان راستے میں دونوں خوشے کھا گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پتا چلا تو ان کے کان اینٹھ کر پیار سے فرمایا "کیوں مکار!"

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ کا ایک بیٹا تھا جو ام سلیمؓ کے بطن سے پیدا ہوا تھا، اس کا نام ابو عمیرؓ تھا۔ حضور نبیِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس سے مزاح فرماتے تھے۔ اسے ہنساتے اور خود بھی مسکراتے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ انسؓ بن مالک سے مذاق میں فرمایا، "اے دو کان والے!"

حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی حوصلہ افزائی فرمائی

☆ حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا، ایک دن حضور نبیِ کریم

(علیہ افضل الصلوات واکمل التسلیم) کے سامنے حضرت حسنؓ اور حسینؓ آپس میں کشتی لڑ رہے تھے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں' ہاں حسن! انس نے کہا' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! آپ بڑے کو چھوٹے پر للکار رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ادھر جبرئیلؑ کہہ رہے ہیں' ہاں حسینؓ! وہ حسین کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں' میں حسن کی حوصلہ افزائی کیوں نہ کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن سے سُورہ سماعت فرمائی

☆ حضرت زیدؓ بن ثابت اس وقت گیارہ برس کے تھے جب حضور محسنِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ ہجرت سے پانچ برس پہلے یہ یتیم ہو گئے تھے۔ زیدؓ حاضر ہوئے تو انھیں سترہ سورتیں حفظ تھیں۔ حضور علیہ التحیۃ والثنا نے ان سے سورۂ ق سنی۔

جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعر پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی

☆ صحیحین اور دوسری کتبِ حدیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو میرے گھر میں انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے جنگِ بُعاث کے موقع پر حسبِ دستور فخریہ طور پر کہے تھے۔ یہ لڑکیاں پیشہ ور گانے والی نہیں تھیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا' شیطان کی یہ آوازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں؟------------ یہ عید کا دن تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' ہر قوم عید مناتی ہے اور آج ہماری عید کا دن ہے۔

جو حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری پر سوار ہوئے

☆ حضور سرورِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت اسماءؓ بنتِ عمیس اور حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے بچوں سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ مستدرک حاکم میں

ہے کہ ایک مرتبہ ان کے کم سن فرزند' حضرت عبداللہ کے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ادھر سے گزرے تو ان کو اٹھا کر اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا۔

☆ حضرت ثابتؓ ابنِ ضحاک بن امیہ جنگ خندق میں حضور حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے ہمراہ سواری پر سوار تھے۔

☆ حضرت علیؓ ابنِ ابوالعاص بن ربیع حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نواسی امامہ کے بھائی تھے۔ جب حضور نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم فتح مکہ کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو ان کو اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھا لیا تھا۔ انھوں نے سِن بلوغ کو پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات ہی میں وفات پائی۔

☆ حضرت قثم ابنِ عباس بن عبدالمطلب حضور سید و سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے چچا زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام فضل لبابہ بنت حارث تھیں۔ حضرت عبداللہ ابنِ جعفر کہتے ہیں' ایک روز میں اور عبید اللہ اور قثم (فرزندانِ عباس) باہم کھیل رہے تھے۔ اس طرف سے آقا و مولائے جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سواری پر گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' اس بچے کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ مجھے اپنے آگے بٹھا لیا۔ فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

جو حج میں سیدِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے ساتھ تھے

☆ حضرت انسؓ بن فضالہ بن عدی کہتے ہیں' حجۃ الوداع میں مجھے بھی لوگ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حج میں لے گئے تھے۔ اس وقت میں دس برس کا تھا اور میرے بال بڑھے ہوئے تھے۔

☆ حضرت رافعؓ ابنِ عمرو

جو کسی سفر میں محبوبِ خدا علیہ السلام والثنا کے مددگار رہے

☆ سہلؓ ابنِ ابی حثمہ انصاری ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔ واقدی کہتے ہیں کہ

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا' یہ آٹھ برس کے تھے۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ یہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُحُد کے سفر میں راستہ بتاتے تھے۔

☆ حضرت ثابتؓ ابنِ ضحاک مقام حمراء الاسد کی طرف جنگِ اُحُد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رہبر بنے تھے۔

ممدوح ومحبوبِ خالق صلی اللہ علیہ وسلم نے جن سے بیعت لی

☆ حضرت عبداللہؓ بن زبیر کو سات آٹھ سال کی عمر میں ان کے والد حضرت زبیر بن عوام قریشی اسدی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں دیکھ کر تبسّم فرمایا اور پھر ان سے بیعت لی۔

☆ حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابنِ زبیر اور عبداللہ ابنِ جعفر سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سات سال کی عمر میں بیعت لی۔

☆ طبرانی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت حسن' حضرت حسین' حضرت عبداللہ ابنِ عباس اور حضرت عبداللہ ابنِ جعفر (رضی اللہ عنہم) سے اس وقت بیعت لی جب یہ حضرات کم سن تھے اور زمانۂ جوانی سے ابھی بہت دور تھے' بلوغت کو ابھی نہیں پہنچے تھے۔ ہیثمی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان بچوں کے سوا کسی بچے سے بیعت نہیں لی۔

☆ ابنِ ابی داؤد نے کہا ہے کہ حضرت اسعدؓ بن سہل بن حنیف (حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے نواسے) نے حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا سے بیعت کی ہے۔

☆ حضرت عائشہؓ بنت قدامہ بن مظعون کہتی ہیں کہ میں اپنی والدہ رائطہ بنتِ سفیان خزاعیہ کے ہمراہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خواتین سے بیعت لے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں تم سے ان امور پر بیعت لے رہا ہوں کہ تم شرکت نہیں کرو گی' چوری اور زنا نہیں کرو گی۔

نہ اولاد کو قتل کرو گی' نہ کسی پر جھوٹا الزام لگاؤ گی اور نہ میری نافرمانی کرو گی۔ عورتوں نے سر جھکا رکھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' کہو' ہاں ہم ان احکام کی تعمیل بہ قدرِ استطاعت کریں گی۔ وہ ہاں کہے جاتی تھیں اور میں بھی ماں کے کہنے پر ان کی نقل کیے جا رہی تھی۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن سے بیعت نہ لی

☆ حضرت ہرماسؓ ابنِ زیاد باہلی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بیعت کرنے کے لیے آیا۔ میں اس وقت لڑکا تھا اور اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے آپؐ کی طرف بڑھا دیا۔ لیکن حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انکار فرما دیا۔

جنھیں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی پکڑ لی

☆ حضرت رافعؓ ابنِ عمرو ابن ابی عمرو مزنی

(اُسد الغابہ جلد ۳'۷ میں ان کا نام رافع لکھا ہے لیکن جلد ۹ میں نافع ہے)

کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ میرے والد منٰی میں نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو لے چلے۔ یہاں تک کہ نبیؐ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے خچر شہبا پر سوار خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور حضرت علی ساتھ ساتھ وضاحت فرما رہے تھے۔ میں سواریوں کے درمیان سے نکلتا پہنچا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب پہنچ گیا اور میں نے آپؐ کی پنڈلی پکڑ لی۔

جنھوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے اور پاؤں کے درمیان ہاتھ رکھا

☆ حضرت رافعؓ ابنِ عمرو حجۃ الوداع کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب پہنچے۔ پہلے انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اس پر ہاتھ

پھیرنے لگے۔ یہاں تک کہ انھوں نے ہتھیلی کو آپؐ کی جوتی اور پیر کے درمیان داخل کر دیا۔ کہتے تھے، میں اب بھی محسوس کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھنڈے تلووں کو چھو رہا ہے۔

جو حضور محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شرما کر چھپ گئے

☆ حضرت یزیدؓ ابنِ اصم (عمرو)
کہتے ہیں کہ میں ایک بار اپنی خالہ میمونہؓ (ام المومنین) سے ملنے گیا۔ نماز کے لیے مسجد میں کھڑا تھا کہ حضور محبوبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں چھپ گیا۔ میری خالہ کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اس لڑکے کو دیکھیے، کس طرح شرما رہا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اس کا کسی اچھی بات پر مجھ سے شرمانا، کسی ناگوار بات پر شرمانے سے بہتر ہے۔

جنھوں نے حضور خاتم الانبیا علیہ السلام والثنا کی مُہرِ نبوت دیکھی

☆ حضرت قرۃؓ ابنِ ایاس کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے مُہرِ نبوت دکھا دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، اپنا ہاتھ ڈالو۔ میں نے اپنا ہاتھ آپؐ کے گریبان میں ڈالا اور مُہرِ نبوت پر ہاتھ پھیرا۔ وہ شانے پر مثل بیضہ کے تھی۔

☆ حضرت سائبؓ ابنِ یزید کو ان کی خالہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ یہ کہتے ہیں، میں آپؐ کے پسِ پُشت کھڑا ہوا اور آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مُہرِ نبوت کو دیکھا۔

جو سیدِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُہرِ نبوت سے کھیلیں

☆ حضرت ام خالدؓ بنتِ خالد بن سعید کہتی ہیں، میں اپنے والد کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کی خاتمِ نبوت سے کھیلنے لگ گئی۔

میرے والد نے مجھے جھڑکا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اسے مت روکو۔

جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سایۂ عاطفت میں لیا

☆ حضرت حبیبہؓ بنتِ عبیداللہ بن جحش (ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کی بیٹی)

جو کفیلِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی کفالت میں تھے

☆ حضرت علیؓ ابنِ ابی العاص بن ربیع (حضرت زینبؓ بنتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بیٹے، امامہ کے بھائی) انھوں نے قبیلۂ بنی عامرہ میں دودھ پیا تھا۔ اس کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اپنی کفالت میں لے لیا۔

جن کی پرورش میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی

☆ حضرت علیؓ ابنِ ابی طالب کی پرورش رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی

☆ حضرت ہندؓ ابنِ ابوہالہ بن نباش زرارہ اسدی کی پرورش سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ ہند کہا کرتے تھے کہ میں تمام عرب میں سے ماں باپ بھائی بہن کی وجہ سے بڑا ہوں۔ میرے باپ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ماں خدیجۃ الکبریٰ ہیں جو اسلام کی سب سے بڑی خاتون ہیں۔ میرا بھائی قاسم ہے۔ اور بہن فاطمہ ہیں جو خاتونِ جنت ہیں۔

☆ درہؓ بنتِ ابوسلمہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہؓ کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں نے اسے پرورش کیا ہے اور وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

☆ حضرت حبیبہؓ بنتِ عبیداللہ بن جحش

جن کے نگہبان و محافظ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے

☆ حضرت ام سلمہؓ مسلمانوں کی ماں ہو گئیں تو ان کی اولاد عمرؓ، سلمہؓ، زینب اور درہ کے نگہبان و محافظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہو گئے۔

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ کی عمر چار پانچ سال کی تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں اپنی سرپرستی میں لے لیا اور اس کے بعد وہ ہر وقت آپؐ کے ہمراہ رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت میں جن کے ولی ہونے کا اعلان فرمایا

☆ حضرت جعفرِ طیارؓ شہید ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے گھر گئے، ان کی بیٹیوں کو اپنے زانوؤں پر بٹھایا اور فرمایا کہ میں دنیا و آخرت میں ان کا ولی ہوں۔

جنھیں حضور امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کا سایۂ تربیت ملا

☆ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کے پہلے شوہر کی بیٹی حبیبہ نے نبوت کی آغوش میں تربیت پائی

☆ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے پہلے خاوند ابو سلمہؓ کی بیٹی زینب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آغوش میں تربیت پائی۔

☆ حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے بچپن ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیرِ تربیت ہر وقت اسلام کی خدمت میں لگے رہے۔

جنھیں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بدن کا حصہ فرمایا

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی سب سے چھوٹی اور پیاری بیٹی فاطمۃ الزہرہؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہؓ میرے بدن کا حصہ ہے۔ جس نے اس کا دل دُکھایا، اس نے میرا دل دُکھایا اور جس نے میرا دل دُکھایا، اس نے اللہ کو ایذا دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو جن کا باپ فرمایا

☆ حضرت زیدؓ ابن حارثہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام اور دوست تھے، آپؐ نے انھیں اپنا متبنّیٰ کر لیا تھا۔ لوگ زیدؓ کو "ابن محمدؐ" کہتے تھے۔

☆ غزوہ اُحد میں حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے۔ مسلمان شہر کو واپس مُڑے تو حضرت فاطمہؓ بنتِ حمزہ اپنے والدِ گرامی کی تلاش میں تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ میرے والد کہاں ہیں تو آپؐ نے فرمایا، میں تمھارا باپ ہوں۔

☆ حضرت بشرؓ بن عقربہ جہنی کے والد جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ یہ روتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے تو آپؐ نے فرمایا، روتا کیوں ہے؟ خوش نہیں کہ میں ترا باپ ہوں اور عائشہؓ تیری ماں ہے۔

جن کی سرپرستی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو منتخب فرمایا

☆ سید الشہدا حضرت حمزہؓ کی صاحبزادی امامہ، حضرت سلمیٰ بنتِ عمیس کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمرۃ القضا کے بعد مکہ سے چلنے لگے تو حضرت علی، حضرت جعفر اور حضرت زید بن حارثہ (رضی اللہ عنھم) نے امامہ کو اپنی آغوشِ تربیت میں لینے کے لیے الگ الگ گزارش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جعفر کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا کیونکہ ان کی زوجہ حضرت اسما، امامہ کی حقیقی خالہ تھیں۔

جو اکثر سید و مولا علیہ التحیۃ والثنا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے

☆ حضرت عاتکہؓ بنتِ عوف حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن تھیں۔ ان کے صاحبزادے مسوّر بن مخرمہ چھ برس کے تھے جب فتح مکہ کے بعد مدینہ آئے۔ حضرت عاتکہؓ انھیں اکثر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بھیجا کرتی تھیں۔

☆ حضرت ولیدؓ ابن عبادہ بن صامت اپنے والد کی معیت میں اکثر حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

جنھوں نے حضورؐ کی صحبت کی برکت سے گھر والوں کو ایمان کی راہ دکھائی

☆ حضرت ابو قرصافہ (جندرہ بن خیشنہ) ابتدائے اسلام میں یتیم بچے تھے۔ ان کی والدہ اور خالہ نے ان کی پرورش کی۔ یہ بچپن میں بکریاں چرانے جایا کرتے تھے لیکن بکریاں چراگاہ میں چھوڑ کر خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں چلے جاتے۔ رفتہ رفتہ بکریاں لاغر ہو گئیں اور ان کے تھن خشک ہو گئے۔ ان کی والدہ اور خالہ نے جب اس معاملے کی ان سے سخت باز پرس کی تو انھوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس کا تذکرہ کر دیا۔ آپؐ نے ان کی بکریوں کے تھنوں پر اپنا دست مبارک لگایا تو وہ دودھ سے بھر گئے۔ خالہ اور والدہ کے پوچھنے پر جندرہ نے وجہ بتا دی تو وہ بھی ایمان لے آئیں۔

جنھوں نے سیدِ ہر انس و جاں صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی

☆ حضرت بسیرؓ ابنِ عمرو کندی

☆ حضرت محمدؓ ابنِ عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق

☆ حضرت محمودؓ ابنِ لبید بن رافع انصاری خزرجی

☆ حضرت عبید اللہؓ بن عمر بن عثمان قریشی

جنھوں نے مُطاعِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف پایا

☆ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم استنجے کے لیے باہر تشریف لے گئے تو باہر لوٹا بھرا رکھا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، "یہ کس نے رکھا ہے؟" عرض کیا گیا، "عبداللہؓ ابن عباس نے۔" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خدمت پسند آئی، دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا فہم اور کتاب اللہ کی سمجھ عطا فرمائے!

☆ "شرف النبی" میں ہے کہ انصار کا ایک غلام بچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جوتے اٹھاتا، اپنے کپڑے سے صاف کرتا اور پھر پہناتا تھا۔ استفسار پر اس نے کہا،

میں نے دل میں سوچا کہ اس طرح آپ مجھ سے خوش ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا، "خدایا! اس بچے نے میری خوشنودی کے لیے یہ سب کچھ کیا ہے، تو اسے دنیا و آخرت میں خوش رکھ!

☆ حضرت انسؓ ابنِ مالک دس برس تک سفر و وطن، جنگ و صلح، ہر جگہ، ہر حال میں خدمت میں رہے۔ ان سے کسی نے پوچھا، "کیا تم بدر میں شامل تھے؟" انھوں نے کہا، "تیری ماں مرے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت چھوڑ کر کہاں جا سکتا تھا!

جن کی قمیص کو حضورِ وجہِ تخلیقِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورت فرمایا

☆ حضرت خالدؓ بن سعید کی بیٹی ام خالدؓ بیان کرتی ہیں کہ میں بچپن میں اپنے والد کے ساتھ حضور رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قمیص کو حبشی زبان میں خوبصورت فرمایا۔

جن کے لیے اجازت طلب کرنا غیر ضروری فرمادیا گیا

☆ حضرت عامرؓ ابنِ ابی عامر اشعری کے بارے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دے دیا تھا کہ ان کے لیے اذن طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔

جنھیں آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب ہونے کا شرف ملا

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زیدؓ بن ثابت کو جب یہ گیارہ برس کے تھے، حکم دیا کہ یہود کی زبان سیکھ لیں۔ تو انھوں نے پندرہ دن میں عبرانی سیکھ لی۔ پھر یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خطوط لکھنے اور آئے ہوئے خطوط پڑھنے لگے۔ پھر حکم ہوا کہ سریانی سیکھ لو۔ انھوں نے سترہ دن میں یہ زبان بھی سیکھ لی۔

جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیر مقدمی ترانے گائے

☆ جس دن حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یثرب کو مدینۂ منورہ بنایا' تو جو لڑکیاں مل کر خیر مقدمی ترانے گا رہی تھیں' ان میں حضرت ربیعؓ بنتِ معوذ بھی شریک تھیں۔

☆ جب حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تبوک سے واپس آئے تو لوگ آپؐ کے خیر مقدم کے لیے ثنیۃ الوداع تک گئے۔ اسی موقع پر "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا" گایا گیا تھا۔ حضرت سائبؓ ابنِ یزید بن ابی سعید کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ یہ اس وقت لڑکے تھے اور وہاں خیر مقدم کے لیے گئے تھے۔

جو سرکار علیہ السلام والصلوٰۃ کے ہاتھوں پاؤں کو چومتے تھے

☆ حضرت طلحہؓ ابن براء جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملے تو یہ آپؐ سے چمٹے جاتے تھے اور آپؐ کے ہاتھوں پیروں کو چومتے تھے۔ پھر انھوں نے کہا' آپؐ جو چاہیں' مجھے حکم دیں' میں کسی بات میں آپؐ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ اس بات سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرائے۔ یہ اس وقت نوجوان کم سن تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' اچھا جاؤ' اپنے باپ کو قتل کرو۔ یہ تعمیل کو چلے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں واپس بلا لیا اور فرمایا' میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

جنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور خطبہ سنا

☆ حضرت حرملہؓ ابنِ عمرو سنہ اسلمی کہتے ہیں' میں اپنے چچا سنان کے ساتھ تھا۔ میں نے رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا کو خطبہ پڑھتے دیکھا اور چچا سے پوچھا کہ آپؐ کیا فرما رہے ہیں۔ انھوں نے کہا' فرماتے ہیں کہ کنکریوں سے رمیٔ جمار کرو۔

جنھوں نے سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے سے سبق لیا

☆ حضرت مالکؓ ابنِ سنان غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تو حضرت ابوسعید خدریؓ بارہ

برس کے تھے۔ ان کی والدہ انیسہ بنتِ ابی حارثہ نے انھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بھیجا کہ وہاں سے کچھ ضرور ملے گا۔ یہ گئے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو شخص تنگدستی میں صبر کرے گا' اللہ اسے غنی کر دے گا۔ یہ خالی ہاتھ واپس آ گئے۔۔۔۔۔۔۔ اور' پھر تھوڑے ہی عرصے میں مال و دولت میں سب انصار سے بڑھ گئے۔

جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی اطاعت کا صلہ بیان فرمایا

☆ حضرت حارثہؓ بن ربیع' حضرت اَنسؓ بن مالک کی پھوپھی کے بیٹے تھے۔ ماں کی اطاعت میں مشہور تھے۔ بدر کے دن تماشا دیکھنے آئے' بچے تھے' کسی کا تیر ناگہاں ان کے گلے میں لگ گیا اور یہ شہید ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا' میں جنت میں گیا تو میں نے حارث کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو' ماں کی اطاعت ایسی ہی ہونی چاہیے۔

جن کی ماں سے جدائی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا کہ ضمیرہؓ (غلام تھے) کی والدہ رو رہی ہیں۔ وجہ پوچھی تو بتایا کہ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان جدائی پڑ گئی ہے۔ مالک نے مجھے تو رکھ لیا ہے' میرے بیٹے کو بیچ دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو بلایا جس کے یہاں ضمیرہ تھے اور دو اونٹوں کے عوض ضمیرہ کو خرید لیا تاکہ ماں ان سے جدا نہ رہے۔

جنھوں نے حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کا زمانہ پایا

☆ حضرت یزیدؓ ابنِ اصم
☆ حضرت عوفؓ ابنِ قعقاع
☆ حضرت مہاجرؓ ابنِ خالد بن ولید قریشی مخزومی

☆ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ بن حارثؓ بن عبدالمطلب

☆ حضرت مسلمہؓ بن مخلد انصاری خزرجی ساعدی

☆ حضرت عمروؓ ابن عزیہ انصاری خزرجی کے دو بیٹے حجاج اور حارثؓ

☆ حضرت بشیرؓ ابن عمروؓ

☆ حضرت ثابتؓ ابن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ

(حضرت عثمانؓ کے حکم سے انھوں نے زید ابن ثابت، سعید ابن عاص اور عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے ساتھ قرآن کی کتابت کا کام کیا)

☆ حضرت عبدالمطلبؓ ابن ربیعہ

☆ حضرت عبدالرحمانؓ بن عثمان بن مظعونؓ

☆ حضرت عبداللہؓ ابن سعد بن خیثمہ

☆ حضرت مستوردؓ ابن شداد بن عمرو قرشی فہری

☆ حضرت ہرمؓ ابن حبان العبدی

☆ حضرت عبداللہؓ ابن جابر عبدی

☆ حضرت عبداللہؓ ابن سعدی

☆ حضرت سلمہؓ ابن سلامہ بن قیس انصاری اشہلی

(ان کی والدہ سلمیٰ بنت ابن ابی حثمہ انصاری)

☆ حضرت شافعؓ ابن سائب قرشی

(یہ امام شافعی علیہ الرحمہ کے دادا تھے)

☆ حضرت حبیبؓ ابن مسلمہ بن مالک

☆ حضرت حارثؓ ابن عوف بن اسید بن جابر

☆ حضرت جنادہؓ ابن ابوامیہ مالک ازدی زہرانی

☆ حضرت جابرؓ ابن عبداللہ بن عمرو

☆ حضرت ثابتؓ ابن مرہ بن سنان

(یہ ابن جندب کے اخیافی بھائی ہیں)

☆ حضرت محلمؓ ابن حکم لیثی

☆ حضرت سعیدؓ ابن عاص قریشی اموی

(ان کے دادا ذوالتاج کے لقب سے مشہور تھے)

☆ حضرت سلمہؓ ابن ابی سلمہ

☆ حضرت ابوسلیمان نافعؓ (منذر بن ساوی حاکم، بحرین کے آزاد کردہ غلام) کہتے ہیں، میں منذر کے ساتھ مدینہ حاضر ہوا۔ ان دنوں ابھی بچہ تھا۔ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے سامنے یوں بیٹھے دیکھا، جیسے تمھیں دیکھ رہا ہوں۔

جنھوں نے تعظیم کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانا

☆ ایک دن حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نوافل پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبداللہؓ ابن عباس بچے تھے، یہ بھی نیت باندھ کر پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ سے کھینچ کر برابر کھڑا کر لیا مگر یہ پھر پیچھے ہٹ گئے۔ نماز کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا تو عرض کیا کہ میں آپ کے برابر کس طرح کھڑا ہو سکتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والثنا نے علم و فہم کے زیادہ ہونے کی دعا دی۔

جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنازے کے ساتھ چلے

☆ حضرت کلیبؓ ابن شہاب جری کہتے ہیں، میں ایک جنازے کے ساتھ چلا جس کے ہمراہ حضور رسولِ ہر دو سرا علیہ التحیۃ والثنا بھی تھے۔ میں اس وقت بچہ تھا مگر سمجھ دار تھا۔

جنھوں نے محبوبِ خلاقِ عالمین کی سب سے آخر میں زیارت کی

☆ حضرت فضلؓ ابن عباس بن عبدالمطلب کو سب سے آخر میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے' ان میں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد میں نکلے تھے۔

جو بچپن میں دولتِ ایمان سے مشرف ہوئے

☆ حضرت علی المرتضیٰؓ ابن ابوطالب

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عمر فاروقِ اعظم

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عبداللہ بن ابی

☆ حضرت عبدالرحمٰنؓ ابن عویم بن ساعدہ انصاری

جن کا نکاح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فسخ فرمادیا

☆ حضرت خنسأؓ بنتِ حذام بن خالد انصاریہ کہتی ہیں' میں ابھی چھوٹی سی لڑکی تھی کہ میرے والد نے مجھے بیاہ دیا۔ مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئی ------- اور آپؐ نے میرا نکاح فسخ فرما دیا۔

جنھیں باعثِ ظہورِ کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ نے خود بلایا اور نصیحت فرمائی

☆ حضرت عطیہؓ ابنِ عروہ سعدی کہتے ہیں' میں رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثنا کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگوں کے ساتھ آیا۔ اور ان سب میں سے بہت چھوٹا تھا۔ یہ مجھے قافلے میں چھوڑ گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر مجھے آپؐ کی خدمت میں بھیجا۔ میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا' دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہے اور سوال کرنے والے کا بہت نیچا۔

جن کو حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی

☆ حضرت عُفَیف ابنِ حارث کندی ثمالی ازدی کو انصار پکڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی خدمت میں لے گئے کہ درختوں پر ڈھیلے پھینکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ چھوہارا گرا ہوا مل جائے تو کھا لیا کرو' درخت پر ڈھیلے مت مارو۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی عیادت فرمائی

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا بیمار ہوا تو حضور علیہ السلام والثنا اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اسے فرمایا' کیا تو اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ لڑکے نے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کہا' جو کچھ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تجھے فرما رہے ہیں' وہ کہہ دے۔ اس نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا اور فوت ہو گیا۔

حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کی سچائی کی تصدیق فرمائی

☆ غزوہ بنو مصطلق میں مشہور منافق عبداللہ بن اُبَیّ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف سازش کی۔ مجلس میں حضرت زیدؓ بن ارقم بھی موجود تھے۔ انھوں نے یہ واقعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچا دیا۔ عبداللہ ابنِ اُبی نے انکار کیا تو لوگوں نے شک کیا کہ زید نے غلط اطلاع پہنچائی ہے مگر سورۂ منافقون کی آیت نمبر۸ میں اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زید بن ارقم کو بلایا۔ مسکرا کر ان کا کان پکڑا اور فرمایا "لڑکے کا کان سچا تھا۔"

جن کی شفاعت کا ذمہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا

☆ حضرت مصعبؓ الاسلمی کہتے ہیں' ہماری قوم کا ایک لڑکا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی' یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم' آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ شفاعت فرمائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا' تمھیں یہ بات کس نے بتائی' کس نے تیری رہنمائی کی۔

عرض کیا' میری اپنی سوچ ہے۔ فرمایا' اچھا' میں تمھاری شفاعت کروں گا' تم اس باب میں کثرتِ سجود سے اپنی امداد کرو۔

وہ واحد صحابی جن کا نام حضورؐ پر نازل ہونے والی کتاب میں آیا ہے

☆ حضرت زید بن حارثہؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب تھے اور ان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید میں ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کا نام نہیں آیا (سورۃ الاحزاب۔ ۳۳: ۳۷)

جنھیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی جنتوں کی بشارت دی

☆ حضرت حارثہؓ ابن ربیعؓ بدر کے دن تماشا دیکھنے آئے اور تیر لگنے سے شہید ہو گئے۔ ان کی ماں ربیع نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ جانتے ہیں کہ مجھے حارثہ سے کتنی محبت تھی۔ پس وہ اگر جنت میں ہو تو میں صبر کروں' ورنہ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اس کے لیے ایک نہیں' بلکہ کئی جنتیں ہیں۔
(تیر حبان بن عرقہ نے مارا تھا جب یہ حوض سے پانی پی رہے تھے)

جن کے اونٹ حضور خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام نے اکٹھے کروائے

☆ حضرت شقیق ابن سلمہ (ابو وائل اسدی) کہتے ہیں کہ جب سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا' اس وقت میں بچہ تھا' جانوروں کو چرا کر اپنے گھر واپس لے آتا تھا۔ میں اپنے اونٹوں کو چرا رہا تھا کہ کچھ سواروں کا میری طرف سے گزر ہوا۔ میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے۔ ان سواروں میں سے ایک نے کہا' تم لوگوں نے اس لڑکے کے اونٹوں کو بھگا دیا' اونٹوں کو اس کے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹوں کو اکٹھا کر لائے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ حکم دینے والے کون ہیں؟ تو جواب ملا' یہ رسولِ خدا (علیہ التحیۃ والثنا) ہیں۔

جو تعمیلِ ارشاد میں اپنے باپ کے قتل پر تیار تھے

☆ حضرت طلحہ ابن براء انصاری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے پر آپ کی زیارت کے لیے گئے۔ کم سن تھے' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چپٹے جاتے تھے' آپ کے ہاتھوں پیروں کو چومتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا' جاؤ' اپنے کافر باپ کو جا کر قتل کر دو۔ یہ تعمیلِ ارشاد کو چلے تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا لیا اور فرمایا کہ میں قطع قرابت کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر لٹیروں کے تعاقب کی اجازت نہ دی

☆ حضرت سلمہ بن اکوع بارہ تیرہ سال کے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ مدینہ طیبہ سے چار پانچ میل دور آبادی غابہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں کو کچھ کفار لٹیرے لے بھاگے ہیں۔ حضرت سلمہؓ کی دوڑ اور تیر اندازی ضرب المثل تھی۔ یہ بھاگ کر ایک پہاڑی پر چڑھے' اہلِ مدینہ کو صورت حال بتائی اور خود لٹیروں کے پیچھے دوڑے۔ قریب پہنچ کر اس انداز میں تیر اندازی کی کہ بہت سے کافروں اور ان کے گھوڑوں کو زخمی کر دیا۔ جب کوئی گھوڑا ان کا پیچھا کرتا تو کسی درخت کی آڑ میں چھپ جاتے۔ ایک جماعت ان کی مدد کے لیے آ گئی۔ لڑائی ہوئی۔ بہت سے کفار مارے گئے' حضرت اخرم اسدیؓ شہید ہوئے۔ کافر لٹیرے اونٹ اپنے برچھے چادریں اور لاشیں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ حضرت سلمہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں درخواست کی کہ مجھے سو آدمی دیں تو میں لٹیروں کا پیچھا کروں مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت نہ دی۔

جس بچے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار دیا کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے' چلا جائے

☆ حضرت خوط انصاریؓ کی بیوی مسلمان نہ ہوئی تھی۔ وہ دونوں اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں لے گئے کہ یہ بچہ کس کو ملنا چاہیے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کو اختیار دیا مگر فرمایا' اے اللہ' اسے ہدایت کر ـــــــ وہ بچہ اپنے مسلمان باپ کے پاس چلا گیا۔

جن کی ماں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شوہر کی زیادتی سے بچایا

☆ حضرت ضمضمؓ ابنِ قتادہ کے ہاں ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا۔ ان کو شکایت پیدا ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں فرمایا' کیا تمھارے یہاں کچھ اونٹ ہیں؟ عرض کیا' ہاں۔ فرمایا' کس رنگ کے ہیں؟۔ عرض کیا' سرخ بھی ہیں' سیاہ بھی۔ فرمایا' سیاہ کہاں سے آئے۔ عرض کیا' کوئی رگ اچھل آئی ہوگی۔ فرمایا' ہو سکتا ہے' تمھارے بیٹے کے رنگ کی وجہ بھی یہی ہو۔

جن کی چڑیا کے مرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہارِ ہمدردی فرمایا

☆ حضرت انسؓ بن مالک کے چھوٹے بھائی ابو عمیرؓ کے پاس ایک سرخ چونچ والی چڑیا تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ وہ چڑیا مر گئی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو غمگین دیکھ کر اس سے اظہارِ ہمدردی فرمایا۔

جنھیں کم سنی کی وجہ سے جنگ میں شرکت کی اجازت نہ ملی

☆ حضرت عقبہؓ ابنِ عمرو بن ثعلبہ (ابو مسعود)
جو لوگ عقبۂ ثانیہ میں شریک ہوئے' یہ ان سب سے کمسن تھے۔ بدر میں رہتے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔

☆ حضرت رافعؓ ابنِ خدیج انصاری اوسی حارثی (ابو عبداللہ)
بدر میں کم سن ہونے کے سبب انھیں واپس کر دیا گیا تھا۔ احد میں بھی یہی صورت پیش آئی لیکن ان کے والد نے سفارش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملاحظہ

فرمایا تو قد لمبا تھا' اجازت مرحمت فرما دی۔
☆ حضرت سمرۂ ابنِ جندب کو بھی اُحد میں شرکت کی اجازت نہ ملی تھی۔ انھوں نے اپنے سوتیلے باپ مرّہ ابنِ سنان کی معرفت کہلوایا کہ میں رافع بن خدیج سے قوی ہوں اور کشتی میں انھیں پچھاڑ سکتا ہوں۔ مقابلے کی اجازت ملی اور نتیجے میں انھیں بھی اجازت مل گئی۔
☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عمر کو کم عمری کی وجہ سے بدر اور اُحد کی جنگوں میں شمولیت کی اجازت نہ ملی۔ بعض کہتے ہیں' اسی وجہ سے اُحد میں بھی شریک نہ ہو سکے تھے۔
☆ حضرت براءؓ ابنِ عازب کو بھی کم سنی کی وجہ سے دونوں غزووں سے واپس لوٹا دیا گیا۔
☆ حضرت معوذؓ بدر میں شہید ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں' حضرت معاذؓ بھی شہید ہوئے۔ ان کے تیسرے بھائی چھوٹے تھے۔ ان کی والدہ عفراءؓ بنتِ عبید بن ثعلبہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا' کیا میرا یہ بیٹا بُرا نکلا۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' نہیں۔
☆ حضرت اوسؓ ابنِ قیظی بن عمر انصاری اور ان کے دو بیٹے کنانہ اور عبداللہ جنگ میں شریک ہوئے اور تیسرے بیٹے عرابہ ابن اوس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کم سنی کی وجہ سے واپس کر دیا۔
☆ حضرت سعدؓ ابنِ ابی وقاص کے بھائی حضرت عمیرؓ بدر کے لشکر کی روانگی کے وقت ادھر اُدھر چھپتے پھرتے تھے کہ بچہ سمجھ کر واپس نہ کر دیے جائیں۔ یہی ہوا تو رونے لگے۔ سرکار علیہ السلام والثنا نے اجازت مرحمت فرما دی تو تلوار لمبی تھی' ان سے سنبھالی نہیں جاتی تھی۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں' میں تلوار کے تسموں میں گرہیں لگاتا تھا کہ کچھ اونچی ہو جائے۔
☆ حضرت ابو سعید خدریؓ کی عمر اُحد کی لڑائی کے وقت تیرہ سال تھی۔ ان کے والد نے سفارش بھی کی لیکن اجازت نہ ملی۔

☆ حضرت سعدؓ ابنِ ربیع بن عمرو بن عدی (ابو الحارث کنیت تھی ابنِ حنظلیہ کے لقب سے مشہور تھے) کمسنی کی وجہ سے غزوۂ اُحد میں شریک نہ ہو سکے۔

☆ حضرت زیدؓ ابنِ ثابت کو بدر میں اُحد میں شرکت کی اجازت مل گئی تھی (ہجرت کے وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی اور چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تھے)

☆ حضرت زیدؓ ابنِ ارقم (ابو عمر)

کمسنی کی وجہ سے غزوۂ اُحد میں شرکت کے قابل نہ سمجھے گئے۔

☆ حضرت زیدؓ ابنِ جاریہ بن عامر انصاری اوسی عمری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انھیں غزوۂ اُحد میں کم سن سمجھا اسی لیے لڑائی میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی۔

☆ حضرت عقیبؓ ابنِ عمرو (ابو الحارث) انصاری حارثی

جنگِ اُحد میں چھوٹا دیکھ کر واپس بھیج دیا گیا۔

☆ حضرت اوسؓ ابنِ عرابہ انصاری (احد میں شرکت نہ کرنے دی گئی)

☆ حضرت اسامہؓ ابنِ زید (احد میں شریک نہ ہو سکے)

☆ حضرت عمروؓ ابنِ حزم (احد میں شریک نہ ہو سکے)

☆ حضرت اسیدؓ ابنِ ظہیر (احد میں شریک نہ ہو سکے)

جنھیں سرکار علیہ التحیۃ والسلام نے مدینہ کی طرف واپس کر دیا

☆ حضرت حارثہؓ ابنِ حاطب غزوۂ بدر کے بعد مدینہ آگئے تھے اور اس وقت بچے تھے۔ حضور حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا نے ان کو اثنائے راہ سے مدینہ کی طرف واپس فرما دیا تھا۔

جن سے حُسنِ سلوک کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی

☆ ایک بار ام المومنین ام سلمہؓ نے پوچھا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر میں ابو سلمہؓ کے لڑکوں سے حسن سلوک کروں تو مجھے ثواب ملے گا؟ میں انھیں چھوڑ نہیں

سکتی کیونکہ وہ میرے بیٹے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' ہاں' تمھیں ثواب ملے گا۔

جو کائنات کے مالک و سردار صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے

☆ حضرت حسنؓ ابنِ علیؓ سر سے سینے تک ہمارے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھے۔

☆ حضرت حسینؓ ابنِ علیؓ سینے سے پاؤں تک حضور علیہ التحیۃ والتسلیم سے مشابہ تھے۔

☆ حضرت عبداللہؓ ابنِ عامر بن کریز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں لائے گئے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا' یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہے۔

جن سے احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہیں

☆ حضرت علیہؓ ابنِ عروہ سعدی

☆ حضرت عطیہؓ ابنِ ابی مالک قرظی (ابو یحیٰی)

☆ حضرت عبدالرحمانؓ ابنِ حاطب (ابو یحیٰی)

☆ حضرت جنادہؓ ابنِ ابوامیہ مالک ازدی زہرانی

☆ حضرت ابوثابت اسیدؓ ابنِ ظہیر

☆ حضرت تمیمؓ ابنِ غیلان بن سلمہ ثقفی

☆ حضرت یوسفؓ ابنِ عبداللہ بن سلام مدنی (ابو یعقوب)

☆ حضرت اسیدؓ ابنِ عمرو بن جابر

☆ حضرت مستوردؓ ابنِ شداد بن عمرو قرشی فہری (ان کی والدہ وعد کرز بن جابر کی ہمشیرہ تھیں)

☆ حضرت سعیدؓ ابنِ حریث قرشی

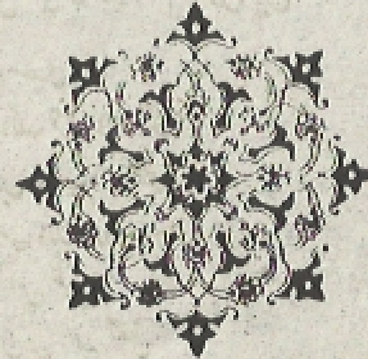
☆ حضرت حبیبؓ ابنِ مسلمہ بن مالک

☆ حضرت قثمؓ ابن عباس بن عبدالمطلب

☆ حضرت عبداللہؓ ابن عامر بن ربیعہ عنزی (ابو محمد)

☆ حضرت عبداللہؓ ابن عمر

☆ حضرت سمرہ ابن جُندُب (ابو سعید)



ماخذ و مراجع

○ ۔ قرآنِ مجید

○ ۔ صحیح بخاری

○ ۔ جامع ترمذی

○ ۔ سننِ ابوداؤد

○ ۔ مسندِ احمد بن حنبل

○ ۔ مستدرک حاکم

○ ۔ زرقانی۔ جلد ثالث

○ ۔ مشکوٰۃ المصابیح

○ ۔ کنز العمال

○ ۔ عبدالرحمن ابن جوزی۔ الوفا باحوالِ المصطفیٰؐ (مترجم محمد اشرف سیالوی)

○ ۔ علی بن برہان الدین الحلبی ۔ سیرتِ حلبیہ (عربی) جلد اول

○ ۔ بنت الاسلام۔ اسوۂ حسنہ۔ (حصہ دوم)

○ ۔ حافظ عبدالشکور۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

○ ۔ ابنِ قیم الجوزیہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانامؐ (مترجم قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

○ ۔ حکیم رحمان علی۔ الشاہد

○ ۔ عبدالملک بن عثمان نیشاپوری۔ شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

○ ۔ اخلاق حسین قاسمی۔ رسولِ اکرمؐ کی انقلابی سیرت

○ ۔ قاضی زین العابدین میرٹھی۔ نبیٔ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

○ ۔ عبدالقادر اثر۔ مبلغ اعظم

○ ۔ عباس محمود العقاد۔ عبقریتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

○ ۔ مصطفیٰ الغلاینی۔ سیرت المختارؐ۔ (مترجم ملک غلام علی)

○ ۔ ڈاکٹر محمد حسین تیمی۔ فتوحاتِ مدینہ

○ ۔ محمد اکرم رضوی۔ صحابہؓ کا عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

○ ۔ ابنِ حجر عسقلانی۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ (عربی)

○ ۔ ابنِ اثیر۔ اُسد الغابہ فی معرفت الصحابہ (اردو ترجمہ)

○ ۔ قاضی حبیب الرحمٰن۔ عشرۂ مبشرہ

○ ۔ سید نجم الحسن کراروی۔ چودہ ستارے

○ ۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری۔ اصحابِ بدر

○ ۔ محمد زکریا۔ حکایاتِ صحابہ یعنی سچی کہانیاں

○ ۔ محمد یوسف کاندھلوی۔ حیاتِ صحابہ۔ حصہ اول تا دہم

○ ۔ شاہ معین الدین۔ سیرتِ صحابہ جلد دوم۔ مہاجرین حصہ اول

○ ۔ شاہ معین الدین۔ سیرتِ صحابہ جلد دوم۔ مہاجرین حصہ دوم

○ ۔ عبدالسلام ندوی۔ اسوۂ صحابہ

○ ۔ جلال الدین سیوطی۔ محبوب العلما ترجمہ اردو تاریخ الخلفا (مترجم محمد بشیر صدیقی)

○ ۔ محمد احمد پانی پتی۔ غلامانِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

○ ۔ سعید احمد۔ غلامانِ اسلام

○ ۔ غلام مصطفیٰ مصطفوی۔ عظمتِ صحابۂ کرام

○ ۔ فضل احمد۔ آسمانِ ہدایت کے ستارے

○ ۔ محمود احمد غضنفر۔ حیاتِ صحابہ کے درخشاں پہلو

○ ۔ نواز رومانی۔ جرنیل صحابہ

○ ۔ طالب ہاشمی۔ آسمانِ ہدایت کے ستر ستارے

○ ۔ طالب ہاشمی۔ خیرالبشرؐ کے چالیس جاں نثار

○ ۔ طالب ہاشمی۔ رحمتِ دارینؐ کے سو شیدائی

○ ۔ طالب ہاشمی۔ تیس پروانے شمعِ رسالت کے

○ ۔ عبدالمصطفیٰ اعظمی۔ کراماتِ صحابہ

○ ۔ سعید احمد انصاری۔ سیرالصحابیات

○ ۔ عبدالسلام ندوی۔ اسوۂ صحابیات

○ ۔ طالب ہاشمی۔ تذکارِ صحابیات

○ ۔ حافظ افروغ احسن۔ ازواجِ مطہرات۔ حصہ اول و دوم

○ ۔ عبدالغنی گھمن۔ دخترانِ اسلام

○ ۔ ارمان سرحدی۔ نامور خواتینِ اسلام

○ ۔ تیر ندیم۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ

○ ۔ مائل خیر آبادی۔ خاتونِ جنتؓ

○ ۔ ابنِ عبدالشکور۔ سیرتِ سید الشہدا حضرت حمزہؓ

○ ۔ عصمت اللہ شمس الدین۔ بلالؓ

○ ۔ قاضی عبدالنبی کوکب۔ حضرت علی مرتضیٰؓ

○ ۔ فضل اللہ بہاری عظیم آبادی۔ سیرتِ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالبؓ

○ ۔ سلام اللہ صدیقی۔ عبداللہ بن عباسؓ

○ ۔ سلام اللہ صدیقی۔ عبداللہ بن عمرؓ

○ ۔ خواجہ عباد اللہ اختر۔ صدیقِ اکبرؓ

۔ ابوزید شبلی۔ خالد سیف اللہ (مترجم محمد احمد پانی پتی)

○ ۔ ابنِ عبدالشکور۔ سیرتِ زید بن حارثہؓ

○ ۔ ابنِ عبدالشکور۔ سیرتِ ابوترابؓ

○ ۔ عجاج الخطیب۔ سیرتِ ابوہریرہؓ (مترجم غلام احمد حریری)

○ ۔ راجا رشید محمود۔ ماں باپ کے حقوق

○ ۔ نقوش۔ لاہور۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۴
○ ۔ نقوش۔ لاہور۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۶
○ ۔ تاج۔ حیدر آباد دکن۔ میلاد نمبر ۱۹۳۳
○ ۔ محفل۔ لاہور۔ خیر البشرؐ نمبر۔ ۱۹۸۱
○ ۔ فیض الاسلام۔ راولپنڈی۔ سیرت نمبر۔ ۱۹۵۵
○ ۔ بصیر۔ کراچی۔ رسولِ پاکؐ نمبر۔ حصہ اول۔ ستمبر ۱۹۷۲
○ ۔ بصیر۔ کراچی۔ رسولِ پاکؐ نمبر۔ حصہ دوم۔ اکتوبر ۱۹۷۲
○ ۔ مسلم۔ لاہور۔ عیدِ میلاد النبیؐ نمبر۔ ۱۹۶۱
○ ۔ ہلال۔ راولپنڈی۔ سیرت النبیؐ نمبر۔ ۱۹۸۹
○ ۔ ہلال۔ راولپنڈی۔ اشاعت خصوصی۔ عیدِ میلاد النبی الاکرمؐ۔ ۱۹۹۰
○ ۔ خاتون پاکستان۔ کراچی۔ رسولؐ نمبر۔ حصہ دوم
○ ۔ ذوق نظر۔ حیدر آباد دکن۔ شافعِ محشرؐ نمبر
○ ۔ مہک گوجرانوالہ۔ نذرانۂ عقیدت بحضورِ سرورِ کونینؐ
○ ۔ قومی ڈائجسٹ۔ لاہور۔ صحابہؓ کرام نمبر حصہ اول
○ ۔ اظہار۔ کراچی۔ دسمبر ۱۹۸۲
○ ۔ اہلحدیث۔ لاہور۔ مجلہ ۸۲۔ ۱۹۸۳
○ ۔ "نعت" لاہور۔ مئی ۱۹۸۸۔ مدینۃ الرسولؐ نمبر۔ حصہ دوم



اسلامی موضوعات پر راجا رشید محمود کی کتابیں

۱۔ احادیث اور معاشرہ

○ ۔ اصلاحِ معاشرہ کے موضوع پر حضور سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیس احادیثِ مقدسہ کی تشریح

۲۔ ماں باپ کے حقوق

○ ۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اہلِ ایمان کی اہم ذمہ داری پر ایک اہم کتاب جو اس موضوع پر نہایت اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳۔ حمد و نعت

○ ۔ مدحتِ خدا و رسولِ خدا (جلّ شانہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) پر ۲۱ مضامین اور ۴۹ منظومات کا حسین گلدستہ۔ ۲۰۸ صفحات

۴۔ میلادُ النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○ ۔ ۱۸ مضامین اور ۸۰ کے قریب میلادیہ نعتوں پر مشتمل ۳۳۶ صفحات کی کتاب، جس میں صرف میلاد ہی کے موضوع پر مواد ہے۔

۵۔ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

○ ۔ ۲۰۸ صفحات کی اس کتاب میں ۱۸ مضامین اور ۵۷ منظومات ہیں جن سے اس شہرِ مقدس کے بارے میں اہلِ محبت کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں۔

راجا رشید محمود کے اردو مجموعہ ہائے نعت

۱۔ ورفعنا لک ذکرک (۱۳۹۷ ہجری)

☆☆☆ یہ اُن کے پہلے اُردو مجموعۂ نعت کا تاریخی نام ہے۔ کتاب ۱۹۷۷ء میں چھپی، اور اب نایاب ہے۔ کتاب میں دو حمدیں، ۴۳ نعتیں اور ۱۲ مناقب ہیں۔ آخر میں منظوم و منثور تقاریظ ہیں۔

۲۔ حدیثِ شوق

☆☆☆ دوسرا مجموعۂ نعت جو سب سے پہلے ۱۹۸۲ء میں، پھر ۱۹۸۴ء میں اور ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔ کتاب میں ۷۸ نعتیں جن میں حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے لیے کہیں تُو یا تُم کا استعمال نہیں کیا گیا۔

۳۔ منشورِ نعت

☆☆☆ اُردو اور پنجابی نعتیہ فردیات کا مجموعہ جو ۱۹۸۸ء میں طبع ہوا۔ (نعت کے حوالے سے چھپنے والا یہ فردیات کا پہلا مجموعہ ہے)

۴۔ سیرتِ منظوم

☆☆☆ ۹۲ کا تحفہ۔ قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت ہے۔

۵۔ "۹۲"

☆☆☆ ۹۲۔ اردو نعتیہ قطعات کا مجموعہ جسے شہناز کوثر اور اظہر محمود نے مرتب کیا۔

راجا رشید محمود کے پنجابی مجموعۂ نعت

نعتاں دی اَتّی

○... پنجابی نعت کا پہلا دیوان جس میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ظاہری حیاتِ پاک کے ۶۳ برسوں کے حوالے سے ۶۳ نعتیں ہیں۔ کتاب پر بارھویں "قومی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کانفرنس" منعقدہ بارہ ربیع الاول ۱۴۰۸ ہجری میں صدارتی ایوارڈ دیا گیا۔ حدیثِ شوق، سیرتِ منظوم اور "۹۲" کی طرح اس پنجابی مجموعۂ نعت میں بھی حضور سرورِ کائنات علیہ السّلام والصلوٰۃ کے لیے "تُو یا تُم" کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ کتاب کا انتساب کرامت علی شہیدیؒ کے نام ہے۔ کتاب پہلی بار ۱۹۸۵ء میں اور دوسری بار ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔

حق دی تائید

○... یہ ایڈیٹر نعت کی پہلی مختصر منظوم مطبوعہ تصنیف ہے جس میں پنجابی کلام زیادہ ہے۔ دو نظمیں اردو میں ہیں۔ یہ کتابچہ ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا۔

منشورِ نعت

○... کتاب کے آخری صفحات (۱۳۳ یا ۱۷۴) میں پنجابی فردیات ہیں۔

انتخابِ نعت

۱۔ مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○○۔ ۱۹۷۲ء میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے دو رنگوں میں شائع کی۔ کتاب کے پہلے حصے میں کم عمر بچوں کی ذہنی استعداد کو سامنے رکھا گیا ہے اور دوسرے حصے میں ایسی نعتیں شامل کی گئیں ہیں جنہیں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے طالبِ علم بآسانی سمجھ سکیں۔ کتاب ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔ نعتِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○○۔ کتاب کا نام تاریخی ہے۔ یہ ۱۹۸۲ء میں مرتب ہوئی اور پہلی بار اسی سال چھپی۔ دوسرا ایڈیشن بڑے سائز پر دو سال بعد شائع ہوا۔ کتاب میں ڈیڑھ سو سے زیادہ نعت گوؤں کا کلام شامل ہے۔

۳۔ نعتِ حافظ

○○۔ حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ پونے تین سو صفحات۔

۴۔ قلزمِ رحمت

○○۔ امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ تحقیقی مقدمے کے ساتھ

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

۱۔ اقبالؒ و احمد رضاؒ۔ مدحت گرانِ پیغمبرؐ

☆☆... حکیم الاُمت علامہ اقبالؒ اور مولانا احمد رضا بریلویؒ کی قدرِ مشترک پر ایک جامع تحریر۔ کتاب کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۲۔ اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان

☆☆... بانیٔ پاکستان، شاعرِ مشرق اور مملکتِ خداداد کے بارے میں نہایت اہم مضامین۔ دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

۳۔ قائدِ اعظمؒ .... افکار و کردار

☆☆... بابائے قوم حضرتِ قائدِ اعظمؒ کی تقاریر کے حوالے سے۔ ان کے افکار و کردار میں یکسانیت کے موضوع پر بصیرت افروز مضامین

۴۔ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء

☆☆... تحریک کے اسباب و علل اور اس کے عواقب و نتائج کا پہلا تاریخی و تحقیقی تجزیہ جو حقائق کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ۳۴۴ صفحات کی اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن زیرِ طبع ہے۔

مزید تصانیف

۱۔ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

○... سیرت و محبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف موضوعات پر فکر انگیز اور بصیرت افروز مضامین کا مجموعہ۔ دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

۲۔ قرطاسِ محبت

○... حضور رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت اور درود و سلام کی اہمیت پر تحریر کردہ مضامین کا مجموعہ

۳۔ سفرِ سعادت، منزلِ محبت

○... ۱۹۸۹ء اور ۱۹۹۱ء میں حرمین شریفین میں حاضری کی یادداشتیں جو بے تکلفی سے دل کی زبان میں تحریر کی گئی ہیں۔ ۲۲۸ صفحات

۴۔ ○... میلادِ مصطفیٰ (علیہ السلام والثنا)، عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوتؐ، قادیانی ---- ایک تعارف، غازی علم الدین شہید ---- اور دوسرے کتابچے جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔

۵۔ راج دلارے

○... بچوں کے لیے نظمیں۔ دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں

۹۲ کا تحفہ

۹۲ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی "محمدؐ" (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے، اس حوالے سے مصنف نے اس سال جو کام کیا ہے، اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

مطبوعہ

۱ : ۹۲ (نعتیہ قطعات)

۲ : سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات)

۳ : سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرِ حرمین کی یادداشتیں)

۴ : قرطاسِ محبت (حضور علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت اور اس کے مظاہر)

زیرِ طبع

۵ : تسخیرِ کائنات اور مسخرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیس ابواب میں رحمۃ للعالمین کی تفسیر

۶ : ایک ضخیم انتخابِ نعت (مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ)
تین جلدوں میں

۷ : داعیٔ صلح و امن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۸ : خالق اور مخلوق کا مشترکہ وظیفہ۔ درودِ پاک

۹ : پاکستان میں نعت
قیامِ پاکستان کے بعد نعت گوئی اور نعت خوانی پر تحقیق

۱۰ : حمدِ خدا (انتخاب)

۱۱ : نعتِ مصطفیٰ علیہ السلام والثناء (انتخاب)

غیر مطبوعہ کُتب

۱ : اوّلیاتِ نعت

۲ : غیر مسلموں کی نعت

۳ : چند مرحوم نعت گو

۴ : قرآنِ جمال (حسن رضا بریلوی کی نعتوں کا انتخاب)

۵ : خزینۂ رحمت (غریب سہارنپوری کی نعتوں کا انتخاب)

۶ : کُلّیاتِ کافی (کفایت علی کافی شہیدؒ کی نعتیں)

۷ : شمعِ حرم کی تابشیں (علامہ ضیاء القادری بدایونی کا وہ نعتیہ کلام جو اُن کے مجموعہ ہائے نعت میں نہیں ہے)

۸ : ثنائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (انتخاب)

۹ : ارمان مدینے والے دا (انتخاب)

۱۰ : فارُوقِ اعظمؓ (خلیفۂ راشد کے منظوم مناقب)

۱۱ : منظوماتِ محمود

۱۲ : صُلحائے اُمّت

۱۳ : ڈِھڈ پِیڑ (پنجابی انشائیے)

۱۴ : شہیدانِ ناموسِ رسالت

راجا رشید محمود کی ایک اور تصنیف

تسخیرِ کائنات اور معجزِ اعظم

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

"وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" کی تفسیر

○ جس کے مطالعے سے آپ پر واضح ہو گا کہ ہمارے محترم مفسّروں نے "عالمین" کے مفہوم اور تفسیر و تشریح میں کہاں کہاں اور کیا کیا پیچ کھائے ہیں۔ "عالمین" کی وضاحت کرتے ہوئے اسے کتنا محدود کرنے کی کوشش کی ہے یا کہاں تک وسعت دی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ جن عالمین کا خالق و پروردگار ہے' اس نے ان جہانوں کے لیے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے' یا ان کی رحمت کو کہیں محدود کر رکھا ہے؟

○ رحمت کا مطلب کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے سے اس کا دائرہ کہاں تک وسیع ہے

○ آج کی دنیا کے معلوم جہان کون سے ہیں اور ان کے لیے حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کی رحمت کیا رنگ لاتی ہے۔

○ کائنات کے پائیدار عناصر کتنے ہیں اور اس سے مراد کیا ہے۔

عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو گی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچپن

شہناز کوثر (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور کی تصنیف)

جس میں

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچپن اور لڑکپن کے واقعات کا سال بہ سال ذکر کیا گیا ہے۔

☆ سیرت نگاروں کی لغزشوں پر بے باکانہ گرفت کی گئی ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضاعت کے بارے میں قلمکاروں کی بے احتیاطیوں کی نشاندہی ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پرورش کرنے والے دس بزرگوں کا پہلی بار تذکرہ کیا گیا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصف درجن منہ بولی ماؤں کا ذکر ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک شفیق بزرگ پر لگائے جانے والے الزامات کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔

☆ بچپن میں ظاہر ہونے والے معجزات کے حوالے سے اس مفروضے کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چالیس برس کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔

☆ تجزیہ کیا گیا ہے کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاندان واقعی اتنا غریب تھا کہ کوئی دائی ادھر کا رخ نہیں کرتی تھی یا حضرت حلیمہؓ اس مقصد کے لیے چن لی گئی تھیں۔

کتابت و طباعت معیاری۔ صفحات ۳۵۲۔ قیمت ایک سو ساٹھ روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

حیاتِ طیبہ میں

پیر کے دن کی اہمیت

حضور فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ پیر کے دن اس دنیا میں تشریف لائے' پیر ہی کے دن اعلانِ نبوت فرمایا' پیر ہی کو قبلہ تبدیل فرمایا' پیر ہی کو کئی غزووں میں شرکت فرمائی' پیر ہی کو صلح حدیبیہ فرمائی' پیر ہی کو مکہ فتح کیا' پیر ہی کو حجۃ الوداع فرمایا' پیر ہی کو اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے ۳۵ ایسے واقعات کے بارے میں تحقیق و تجسس کا شاہکار۔ محبتِ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی زبان میں لکھی گئی کتاب ------ جس سے پیر (دوشنبہ) کے دن کی اہمیت اربابِ عقیدت پر آشکار ہوتی ہے۔

ان بصیرت افروز واقعات اور ان کی پیشکش سے متاثر نہ ہونا آپ کے بس میں نہیں ہو گا۔

شہناز کوثر کی ایک تحقیق

۳۱۲ صفحات۔ قیمت ۸۰ روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون: ۴۲۳۶۸۴

قوسِ قزح

(اسلامی موضوعات پر دھنک رنگ مضامین)

شہناز کوثر ـــــ کی اس تصنیف میں

- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ پاک میں ربیع الاول کے مہینے میں ہونے والے ۳۹ واقعات کا تفصیلی ذکر ہے۔
- حمد میں نعت کی اور نعت میں اظہارِ عجز کی صورتوں پر مضامین ہیں۔
- احادیثِ مقدسہ کے حوالے سے مدینۂ طیبہ کی اہمیت پر بحث ہے۔
- درودِ پاک کی اہمیت و فضیلت پر کئی مضامین میں دلآویز انداز میں نئے زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔
- انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے سانس کی نالی اور پھیپھڑے پر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا ہے۔
- اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت پر بصیرت افروز معلومات دی گئی ہیں۔
- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو فنا فی النار کر کے تختۂ دار کو چومنے والے غازیوں کی مشترکہ خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ ہے۔

کتابت و طباعت خوبصورت' سادہ و پُرکار سرورق

۱۹۲ صفحات' قیمت پچاس روپے

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

فون: ۴۶۳۶۸۴

ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک ورفعنا لک ذکرک
حدیث شوق حدیث شوق حدیث شوق حدیث شوق حدیث شوق حدیث شوق
منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت
سیرت منظوم سیرت منظوم سیرت منظوم سیرت منظوم سیرت منظوم سیرت منظوم
۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲ ۹۲
نعتاں دی ائی نعتاں دی ائی نعتاں دی ائی نعتاں دی ائی نعتاں دی ائی
حق دی تائید حق دی تائید حق دی تائید حق دی تائید حق دی تائید حق دی تائید
منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت منشور نعت
مدح رسولؐ مدح رسولؐ مدح رسولؐ مدح رسولؐ مدح رسولؐ مدح رسولؐ
نعت خاتم المرسلینؐ نعت خاتم المرسلینؐ نعت خاتم المرسلینؐ نعت خاتم المرسلینؐ
نعت حافظ نعت حافظ نعت حافظ نعت حافظ نعت حافظ نعت حافظ
قلزم رحمت قلزم رحمت قلزم رحمت قلزم رحمت قلزم رحمت قلزم رحمت
نعت کائنات نعت کائنات نعت کائنات نعت کائنات نعت کائنات نعت کائنات
احادیث اور معاشرہ احادیث اور معاشرہ احادیث اور معاشرہ احادیث اور معاشرہ
ماں باپ کے حقوق ماں باپ کے حقوق ماں باپ کے حقوق
حمد و نعت حمد و نعت حمد و نعت حمد و نعت حمد و نعت حمد و نعت حمد و نعت
میلاد النبیؐ میلاد النبیؐ میلاد النبیؐ میلاد النبیؐ میلاد النبیؐ میلاد النبیؐ میلاد النبیؐ
مدینۃ النبیؐ مدینۃ النبیؐ مدینۃ النبیؐ مدینۃ النبیؐ مدینۃ النبیؐ مدینۃ النبیؐ مدینۃ النبیؐ
اقبال و احمد رضا اقبال و احمد رضا اقبال و احمد رضا اقبال و احمد رضا اقبال و احمد رضا
اقبال' قائد اعظم اور پاکستان اقبال' قائد اعظم اور پاکستان اقبال' قائد اعظم اور پاکستان
قائد اعظم ...... افکار و کردار قائد اعظم ...... افکار و کردار قائد اعظم ..... افکار و کردار
تحریک ہجرت ۱۹۲۰ تحریک ہجرت ۱۹۲۰ تحریک ہجرت ۱۹۲۰ تحریک ہجرت ۱۹۲۰
میرے سرکارؐ میرے سرکارؐ میرے سرکارؐ میرے سرکارؐ
قرطاس محبت قرطاس محبت قرطاس محبت قرطاس محبت
سفر سعادت' منزل محبت سفر سعادت' منزل محبت سفر سعادت' منزل محبت
حضورؐ اور بچے حضورؐ اور بچے حضورؐ اور بچے حضورؐ اور بچے
راج دلارے راج دلارے راج دلارے راج دلارے راج دلارے راج دلارے